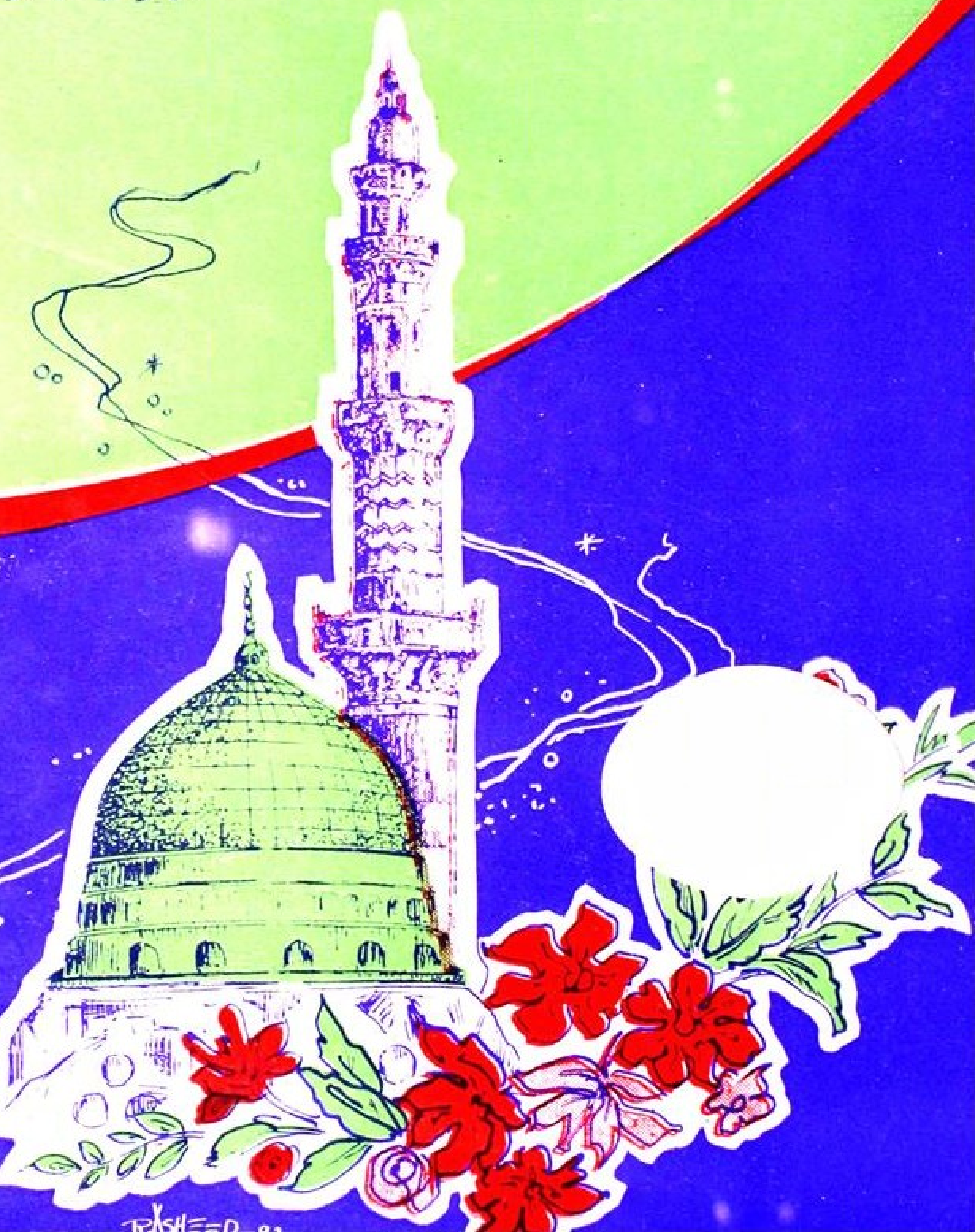
مدحت

ابرار کرتپوری



مدحت

ابرار کرتپوری

نام کتاب —— مدحت

مُصنّف —— ابرار کرتپوری

ناشر —— مرکزِ علم و دانش ۹۳ حضرت نظام الدین نئی دہلی ۱۳

پہلا ایڈیشن —— 1992

تعداد —— چھ سو

مطبع —— روبی آفسیٹ پریس فراشخانہ دہلی ۶

کتابت —— قاری عبدالمتین بنارسی، مسجد نل والی، نظام الدین دلّی ۱۳

قیمت —— مبلغ پچاس روپئے

ملنے کا پتہ —— غالب اکیڈمی، حضرت نظام الدین، نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

قاضی پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز ویج بلڈنگ نظام الدین ویسٹ نئی دہلی ۱۳

(یہ کتاب اردو اکیڈمی دہلی کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے)

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مدحت طیبہ کی ایمانی وابستگی اور روحانی فریفتگی کے وفورِ جذبات سے مملو نذرانۂ عقیدت "مدحت" ابرار کرت پوری کے نعتیہ کلام کا دوسرا خوبصورت مجموعہ ہے۔ یہ کئی اعتبارات سے اہم ہے۔ اوّل تو یہ کہ اس کے ابتدائی اوراق میں نعت شریف اور اُردو شاعری میں نعت کے اصطلاحی مفہوم کی توضیح و تشریح معنی آفرینی کے ساتھ دی گئی ہے "بیان القرآن" سے بھی مصدقہ حوالے اس طرح جامع انداز میں غالباً پہلی بار ایک جا کئے جا سکے ہیں۔ یہ اپنی جگہ ایک اہم اور یقیناً بڑا کام ہے۔ اِس کے ساتھ ہی غالباً پہلی بار ہی کسی ادبی تخلیق میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرۂ مبارک اسمائے گرامی، ارشاداتِ عالیہ کے ساتھ چالیس احادیث اور پھر شاعری اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوانات کے تحت اتنا دقیع مواد اکٹھا کیا گیا ہے اور وقاص، مالک بن عوف، عباس بن مرداس سلمی، عبداللہ بن زلعبری، ابوعزہ، حسّان بن ثابت اور انس بن زنیم کے نعتیہ کلام کے نمونے بھی دیے گئے ہیں۔ اس کی اولیت کے منصب سے اتفاق نہ بھی کیا جا سکے تو کم از کم اِس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پیش کش کا یہ انداز کم ہی نظر آتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اسم "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے حروف ابجد کے اعداد کی مناسبت سے ۹۲ بیانوے بھرپور نعتیں غالب کی زمینوں میں کامیابی سے کہی گئی ہیں۔

نعت گوئی کی ابتدا اگرچہ عربی زبان میں ہوئی مگر اُردو میں نعت گوئی فارسی شعر و ادب کے توسّط سے آئی۔ فارسی شاعری میں تصوف کا رنگ بھی بہت گہرا رہا ہے اس لئے وہاں نعت گوئی کی توانا اور تابندہ روایت ملتی ہے۔ شاید یہ کہنا مناسب ہو گا کہ وہاں نعتیہ شاعری واقعتاً نقطۂ عروج کو پہونچ گئی ایسے نعت گو شعراء کے سلسلۂ چراغاں میں عطّار، خاقانی، نظامی، مولانا روم، سعدی، عرفی اور جامی جیسے چراغ ہائے آفتاب آثار ملتے ہیں۔ فارسی شعر و ادب کے توسّط سے یہ روایت اُردو میں دکن کے راستہ سے آئی۔ اُردو قدیم دکنی زبان

کے اولین شعراء میں سلطان قلی قطب شاہ، عبداللہ قطب شاہ کے بھی نعتوں کے مکمل نمونے ملتے ہیں۔ میراں ہاشمی بیجاپوری، وجہی، نصرتی اور اعظم دکنی وغیرہ نے معراج نامے لکھے۔ فدوی خان فدوی، میر محمد شریف مفتون اورنگ آبادی، شوق نیموی وغیرہ نے بھی مدحتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نعت نگاری کی اچھی مثالیں پیش کیں۔ پھر شمال میں بھی یہ سلسلہ شروع ہوا غالب، ذوق، اور مومن کے دور میں تو تاریخی شواہد کے مطابق باقاعدہ مناعتے منعقد ہوا کرتے تھے۔ مولوی غلام امام شہید، لطف علی خاں لطف کی نعتیں تو عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کے قالب میں ڈھال کر مدحتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرتی تھیں۔ پھر حالی، سحر لکھنوی، قدر بلگرامی، منیر شکوہ آبادی، ماہر القادری، حفیظ جالندھری، سلیم پانی پتی، عبدالحمید حمید صدیقی، بہزاد لکھنوی، عزیز لکھنوی، محسن کاکوروی، اور کامل شطاری نے اس برگزیدہ روایت کو مزید آگے بڑھایا۔ جدید دور کے شعراء میں مظفر وارثی، بیکل اتساہی، اور علیم صبا نویدی نے یہ سعادت اور یہ شرف حاصل کیا اور نام پایا۔ اب ابرار کرتپوری بھی تیزی سے اِس فہرست میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔

ابرار کرتپوری کے پہلے مجموعہ نعوت "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کی ایمان افروز نعتیں علمی وادبی حلقوں میں خاص مقبول ہوئی تھیں اب اِس سلسلے کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے بلکہ اسے اپنے لئے ایک خصوصی میدانِ سخن بنا کر ابرار کرتپوری نے یہ سعادت پائی ہے کہ صنفِ نعت گوئی کی خدمت میں منہمک ہو گئے ہیں۔ ابرار صاحب کی سرشاریِ جذباتِ عقیدت کا یہ عالم ہے کہ وہ کہتے ہیں ؎

خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ
کروں گا میں ثنائے مصطفےٰ کیا

یادِ احمدؐ میں ہوش کھو جانا
باعثِ رشکِ ہوشیاری ہے

نعت پر نعت کہہ رہا ہوں یہ میں
کیفیت کب یہ اختیاری ہے

اس طرح ابرار کرتپوری نعت گوئی کا شرف اور مدحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت حاصل کرتے ہوئے اب اپنے دوسرے تخلیقی کارنامے کے ساتھ ہمارے سامنے آئے ہیں اور ہاتھ میں "مدحت" ہے اور سر پر سرفرازی کا سہرا، جو اپنی سرخ روئی اور سربلندی کا آپ گواہ ہے۔

یوں تو غالب کی زمینیں اپنی مشکل پسندی اور اختراعی شکوہ کی وجہ سے بھی اہم رہی ہیں اور اسی وجہ سے سخنوری کے کمال کے امتحان کی کسوٹی اور اساس بھی قرار پاتی رہی ہیں اسی رویہ اور رجحان نے شاید ابرار کرتپوری کو اپنے سحر میں لے لیا اور ابرار صاحب نے بڑی خوبی اور فنی مہارت اور ندرتِ کلامی سے غالب کی ہر طرح کی چھوٹی بڑی زمینوں میں نعتیں کہی ہیں، بلاشبہ اُنکے کمال ہنرمندی کی بھی دلیل ہے۔

مدحتِ احمد کے لے آیا ستارے توڑ کر
فکر کے شاہین کا ابرار جب شہپر کھلا

بعض زمینوں میں تو انھوں نے باوجود طرح طرح کی پابندیوں اور بحر کے جبر کے باوصف بھی نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی سے نعتیہ شعر کہے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں ؎

احمد سا کسی شخص کا کردار نہیں ہے
پاکیزگی اطوار کی ایسی ہے کہاں اور

❋

پھر سیرتِ احمد کے کھلیں پھول جہاں میں
عظمت کھلے سرکار کی اللہ میاں اور

❋

کیا ذکر مومنوں کا ہو، کافر نہ رہ سکے
اُن کو امین و صادق و اطہر کہے بغیر

اس طرح کی چند مثالیں اور ؎

حالِ دل انکو سناؤں تو سنائے نہ بنے
شاہِ طیبہ سے چھپاؤں تو چھپائے نہ بنے

❋

یاد میں اُنکی جو ٹپکے تو گہر ہو لیکن
اشک کو چاہیے اِک عمر گہر ہوتے تک

بہرحال ارادت کے خلوص، وارداتِ قلبی کی صداقت کے زیرِ اثر شانِ نزول و آمدِ کلام کا سلسلہ یوں ہے کہ ؎

سیرتِ اقدس کا دِل سے تذکرہ جب بھی ہوا
وہ مبارک ساعتیں جانِ بہاراں ہو گئیں

میں بلا تامل پھر اس بات کا اعادہ کرنا چاہوں گا کہ فنی مہارت کے ساتھ، عروض اور لغت پر خواہ کتنا ہی عبور کیوں نہ ہو، آہنگ و اسلوبِ بیان میں بھی کتنی ہی جدت کیوں نہ ہو، نعت گوئی کا حق ادا کرنا، سینے میں سچے عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اسرار اکبر آبادی اس معیار پر بھی پورے اُترتے ہیں۔ انھیں فن پر بھی عبور ہے اور ان کے سینے میں سچے عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حُبِ مصطفوی ﷺ کی شمع فروزاں ہے۔ اُن کے نعتیہ اشعار اسی روشن شمع کی کرنیں ہیں جو اپنے نور کے مبدائے حقیقی کا پتہ یوں دیتی ہیں ؎

سرکار کے جمال سے روشن تھی کائنات
ہر ذرہ اِس جہان کا تنویر بار تھا

❋

اسرار ذہن و فکر کو مسرور کر دیا
اُن کا خیال بھی تو بہت مشکبار تھا

❋

خوشبوئیں راحت ورحمت کی جنم لیتی ہیں
جسمِ اطہر کے قریں زلفِ طرحدار کے پاس

سرورِ کائنات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے سچی محبت وعقیدت ہی دیکھئے شاعرِ مدحت اور مدحت کی شاعری کو کہاں سے کہاں تک لیجاتی ہے ؎

روشن ہوا زمانہ چمن زار کھِل اُٹھے
میرے نبیؐ کا مصحفِ ضوبار دیکھ کر

✺

کافر جو تھے وہ حق کی پناہوں میں آگئے
اللہ کے رسولؐ کا کردار دیکھ کر

عالمِ انسانیت میں اسلام نے اخلاقی قدروں کا جو انقلاب برپا کیا اور انسانیت کا جو درس دیا اس سے کون واقف نہیں ہے۔ مساوات، اخوت، محبت، عدالت اور سخاوت کی تعلیمات اسلام کا طرۂ امتیاز ہیں۔ یہ سب عظیم محسنِ انسانیت، رحمتِ دوعالم آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کی وساطت؛ وران کے درسِ اقدس اور پیغام عالی مقام ہی کا طفیل ہے کہ آج دنیا انسانیت کے مفہوم، جینے کے قرینوں اور معاشرتی زندگی کی تہذیب سے روشناس ہوسکی ہے ؎

آقا نے کرکے پرچم جُود وسخا بلند
انساں کے واسطے کیا دستِ دعا بلند

✺

محبوبِ حق کے لطف وکرم سے ہوا بلند
انسان ان سے پہلے تو ایسا نہ تھا بلند

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اور رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم امی لقبی کا کردار، قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔ عالمِ انسانیت رہتی دنیا تک اس عظیم المرتبت انسان کے کردار کا جواب پیدا نہ کرسکے گا۔ شاید اسی لئے ابرار صاحب نے بھی کہا ؎

صابر، امین، صادق و انسانیت پناہ!
حیراں تھا کفر عظمتِ سرکارؐ دیکھ کر

انسانیت کی نجات اور انسانیت کی معراج کے اسرار و رموز دینِ اسلام اور ہمارے ہادی پیشوا خیر الانام کی تعلیمات میں مضمر ہیں۔ فلاحِ دارین کی کلید توحید پر ایمان ہے۔ توحید اور رسالت کی تعلیمات ہی اسلام کی حقیقی بنیادیں بھی ہیں اور مستحکم ستون بھی۔ اس امر کا اقرار اس پر ایمان لانا ہی حقیقی اسلام ہے۔ اسلام میں فرقوں کی تفریق، عقائد کے انتشار اور مذہبی گروہوں کی تقسیم کی کوئی گنجائش نہیں۔ کوئی درس، کوئی تعلیم، کوئی تفسیر، کوئی تشریح، کوئی منطق، کوئی دلیل، کوئی تحقیق، کوئی تدریس، کوئی تحریر، کوئی تقریر، کوئی تفہیم خواہ کتنے ہی بڑے ناموں، کتنی ہی بڑی کتابوں یا تحریروں کے حوالے سے کی جائے اگر وہ ہمارے مذکورہ بالا بنیادی حقائق یا عقائد کے خلاف ہو یا ان سے روگردانی کرتی ہو تو ہمارے لئے ہرگز قابلِ قبول نہیں ہے۔ کیونکہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حتمی طور پر فیصلہ سُنا دیا ہے ؎

راہ تو میرے ہی اصحاب دکھائیں گے مگر
مستند ہوگا فقط میرا کہا میرے بعد

تفصیل میں جانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اس سلسلے کی تمام عقلی، علمی، استدلالی، معروضی اور ایمانی و روحانی دلائل کی روشنی میں ابرارؔ صاحب ہی کے شعر کو ذرا سے تصرف کے ساتھ یہاں دہرانا چاہوں گا ؎

اسلام راستہ ہے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا
وحدت سے دور اور کوئی راستہ نہ مانگ

کیونکہ وحدانیت کے دین پر ایمان لانے والی اور اس پر چلنے والی اُمّتِ مسلمہ خول کے اندر سے بھی اور خول کے باہر سے بھی، ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی زندگیوں میں وحدانیت ہی کے خوگر اور وحدانیت ہی کی پیکر اور وحدانیت ہی کی مظہر ہونی چاہیئے۔ مگر ہمارے حالات دگرگوں ہیں۔ آج بھی انتشار اور افتراق ہمارا مقدر بن گیا ہے۔ افراتفری اور انتشار کے عالم میں ہر وقت اسی ہادیٔ برحق رحمتِ دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی یاد آتی ہے ؎

جب ہوئیں ساری فضائیں مسموم
رحمتوں کا وہ شجر یاد آیا

شر بڑھا جب بھی بشر کا ابرارؔ
پھر وہی فخرِ بشر یاد آیا

ابرارؔ کرتپوری نے ادھر چند برسوں سے نعت گوئی پر خصوصی توجہ کی ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ انھوں نے خود کو اور اپنے وقت کو بطورِ خاص نعت گوئی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ ان کا یہ شیوہ و شعار ان کے مزاج، ان کی فطرت، ان کے کردار کے روشن پہلوؤں کی طرف بھی اشارا کرتا ہے اُن کا یہ راسخ عقیدہ ہے کہ ؎

اُنکو کریں گی منزلیں ہر گام پر سلام
چوما کریں گے نقش جو اُس پائے ناز کا

جو نقوشِ پائے احمد کو مژہ سے چوم لیتا
وہی سربلند ہوتا، سرِ افتخار ہوتا

اُسکے قدموں میں جُھکی شاہی وہ اک رہبر ہوا
جو عقیدت سے غُلامِ ساقیِ کوثر ہوا

میں اُسکا چاہنے والا ہوں لے ابرارؔ نازاں ہوں
زمیں اُسکی زماں اُسکا خدا ہے لاکلام اس کا

ابرارؔ کے دل میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت کی روشن شمع کی لو اس درجہ بڑھی ہوئی ہے کہ ہر دم وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں جسمانی طور پر حاضری دینے کے متمنّی اور خواستگار رہتے ہیں ؎

دل میں عقیدتوں کا چراغاں کئے ہوئے
ہم ہیں خیالِ فخرِ رسولاں کئے ہوئے

(ابرار) احترام سے جب میں نبی کا نام لوں
میری عقیدتیں کریں شبنم شوق سے وضو

نعت گوئی کے اس مبارک شغف کے تواتر اور تسلسل میں ابرار صاحب کی بس یہی دلی تمنا اور یہی ان کا مدعائے خاص ہے اور شاید اس سے بڑی کوئی دعا اور ہو ہی نہیں سکتی کہ ؎

اپنے ابرار کو اب اذنِ حضوری دیجے
میرے سرکار ہو آنا تو مرے سر سہرا

علمی مباحث ادبی تناظر اور تجزیئے، فن پاروں کی قدر شناسی کے سلسلے تو چلتے رہیں گے اور شعر وسخن کے ارتقا، کی اساتوں اور جہتوں کو ٹٹولتے رہیں گے مگر "مدحت" کے مطالعہ کے بعد، جسے نعتیہ شاعری میں بلاشبہ ایک خاص جگہ دی جائے گی، مری تو یہی دعا ہے کہ "مدحت" کا یہ پُرخلوص نذرانۂ عقیدت بارگاہِ رسالتمآب میں قبول ہو اور ؎

شرف نعت گوئی کا حاصل ہے تجھ کو
اے ابرار تیری یہ عادت سلامت

ساتھ ہی یہ مبارک وظیفۂ حیات، مزید سرفرازیوں اور سعادتوں کے اونچے سے اونچے مقامات ومنازل کے حصول کا باعث بنے۔ آمین

ابوالفیض سحر
I-۶۲۳ سروجنی نگر
نئی دہلی ۱۱۰۰۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اردو شاعری میں نعت کے اصطلاحی معنی حضور سرورِ کائنات محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی منظوم توصیف، تعریف و مدحت کرنا ہیں۔ آپ کے اوصافِ حمیدہ اور کردارِ اقدس کا ذکر نعت میں مختلف انداز سے ہوتا ہے۔ خدائے برحق نے خود قرآن کریم کی سورہ الم نشرح میں ذکر فرمایا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

(اور ہم نے بلند کیا تمہارے ذکر کو)

نعت کہنا ایک سعادت ہے۔ گو یہ میدان پل صراط کی طرح دشوار گزار ہے۔ تاہم ایک شاعر حسب توفیق بارگاہِ رسالتمآب میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعی کرتا ہے۔ خدائے برتر کو اپنے حبیب کی مدحت و تعریف پسند ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ نے اپنے رسول و حبیبؐ کی تعریف مختلف آیات کے ذریعہ کی ہے۔ یعنی اللہ خود سب سے پہلا نعت گو ہے:

ہے خدا۔ پاک خود مصنفِ نعت
ہم تو تالیف کرنے والے ہیں

قرآنِ کریم میں بہت سی جگہ آپؐ کا مبارک ذکر ہے۔ آپ کو یٰسین وطٰہٰ جیسے ناموں سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالتِ شان اور کمالاتِ نبوت خود اللہ تعالےٰ کے کلامِ پاک میں موجود ہے مثلاً:

(۱) ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیداً محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء

علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من
اللہ و رضوانا ط (سورہ فتح) آیت ۲۹

وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت کا سامان (یعنی قرآن) اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔ اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں، اللہ تعالےٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں۔ (بیان القرآن)

(۲) لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ
(آل عمران، آیت ۱۶۴)

حقیقت میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب کہ ان میں انھیں کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی (خیالات و رسومات جہالت سے) صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتاتے رہتے ہیں۔ (بیان القرآن)

(۳) الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل یأمرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبٰئث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم فالذین اٰمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون (سورہ اعراف آیت ۱۵۷)

جو لوگ کہ ایسے رسول نبی امّی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں (جن کی صفت یہ بھی ہے) وہ ان کو نیک باتوں کا حکم

فرماتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لیے حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو (بدستور) ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق (یعنی شرائع سابقہ کے احکاماتِ شدیدہ) تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ اس نبی (موصوف) پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اِتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پورے فلاح پانے والے ہیں۔ (بیان القرآن)

(۴) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ط اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ط (سورہ النجم، آیت ۴)

اور نہ وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں۔ ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔ (بیان القرآن)

(۵) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط (سورہ توبہ آیت ۱۲۵)

(اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے۔ جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے پھر بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ تو بڑے شفیق (اور) مہربان ہیں۔ (بیان القرآن)

(۶) اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ

(سورہ احزاب، آیت ۶)

نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان (مومنوں کی) مائیں ہیں۔ (یعنی مسلمانوں پر اپنی جان سے بھی زیادہ آپ کا حق ہے اور آپ کی اطاعت مطلقاً اور تعظیم بدرجۂ کمال واجب ہے۔ اس میں احکام اور معاملات آگیے) (بیان القرآن)

(۷) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط (سورہ احزاب، آیت ۲۱)

تم لوگوں کے لیے رسول اللہ (کی ذات) میں ایک عمدہ نمونہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔

(۸) وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۚ (پ۲۸ الحشر، آیت ۷)

اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں، وہ لے لیا کرو اور جس چیز کے لینے سے تم کو روک دیں (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی) تم رک جایا کرو۔ بیان القرآن

(۹) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (سورہ النساء، آیت ۸۰)

جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی (بیان القرآن)

(۱۰) وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۚ (سورہ نساء آیت ۶۹)

اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔ بیان القرآن)

(۱۱) وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (سورہ احزاب آیت ۷۱)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہونچے گا۔ (بیان القرآن)

(۱۲) وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۭ (النساء، آیت ۱۱۵)

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق واضح ہو چکا تھا، اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہو لیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی (بیان القرآن)

(۱۳) وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا ۠ وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ (النساء آیت ۱۴)

اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جائے

گا اس کو آگ میں داخل کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسی سزا ہوگی جس میں ذلت بھی ہے۔ (بیان القرآن)

(۱۴) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ (سورۃ اعراف، آیت ۱۵۸)

آپ کہہ دیجئے کہ اے (دنیا جہان کے) لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں۔ جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ (بیان القرآن)

(۱۵) قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي (سورۃ یوسف، آیت ۱۰۸)

آپ فرما دیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں (لوگوں کو توحید) خدا کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں اور میرے ساتھ والے بھی۔

(۱۶) قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (الانعام، آیت ۱۶۱)

آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے۔ (بیان القرآن)

(۱۷) قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۳/۱۱ آل عمران، آیت ۳۱)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔ (بیان القرآن)

(۱۸) یٰسٓ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم (سورہ یٰسٓ، آیت)

یٰسٓ۔ قسم ہے قرآن باحکمت کی کہ بیشک آپ منجملہ پیغمبروں کے ہیں (اور) سیدھے رستہ پر ہیں۔ (بیان القرآن)

(۱۹) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ

بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ؕ (پ۲۲ الاحزاب، آیت ۴۵)

اے نبی بے شک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ اُمّت کے لیے گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں (سب کو) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔ (بیان القرآن)

(۲۰) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ؕ (سورہ سبا، رکوع ۲، آیت ۲۸)

آپ کی بعثت کا مقصد تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر ہونا ہے (بیان القرآن)

(۲۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ؕ (سورہ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

اور ہم نے (ایسے مضامین نافعہ دے کر) آپ کو اور کسی بات کے لیے نہیں بھیجا مگر جہان کے لوگوں (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کے لئے۔ (بیان القرآن)

(۲۲) اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ (ن، آیت ۴)

بے شک آپ اخلاق حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ (بیان القرآن)

(۲۳) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح، آیت ۴)

اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا (بیان القرآن)

(۲۴) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (والضحیٰ، آیت ۵)

اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دے گا سو آپ خوش ہو جائیں گے (بیان القرآن)

(۲۵) وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ؕ (سورہ حجر، آیت ۸۷)

اور ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو (نماز میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں (مراد سورۂ فاتحہ) اور قرآن عظیم دیا۔ (بیان القرآن)

(۲۶) وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا (النساء، آیت ۱۱۳)

اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں

بتلائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ۔ (بیان القرآن)

(۲۷) نبی برحق صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت قلیل عرصہ میں اپنے منصب رسالت و اعلائے کلمۃ الحق میں جو بے مثال اور لازوال کامیابی حاصل کی اس پر اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کو اپنا خصوصی پروانۂ خوشنودی اور رضائے کاملہ کی سند امتیازی عطا فرماتے ہوئے فرمایا :

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۠ (سورۃ النصر)

ترجمہ : اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح مکہ (مع اپنے آثار کے) آپہونچے (یعنی واقع ہو جائے اور جو آثار اس فتح پر مرتب ہونے والے ہیں یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو اللہ کے دین (اسلام) میں جوق در جوق داخل ہوتا دیکھ لیں تو اس وقت سمجھ لیجئے کہ مقصود دنیا میں رہنے کا اور آپ کی بعثت کا کہ تکمیل دین ہے وہ پورا ہو گیا) اور اب سفر آخرت قریب ہے اس کے لئے تیاری کیجئے اور) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے استغفار کی درخواست کیجئے (یعنی ایسے امور جو خلاف اولیٰ واقع ہو گئے ہوں ان سے مغفرت مانگیے) وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ۔ (بیان القرآن)

(۲۸) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ (مائدہ آیت ۳)

ترجمہ : آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کر لیا ۔ (بیان القرآن)

(۲۹) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۠ (سورہ احزاب آیت ۵۶)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی آپ پر
صلوٰۃ و سلام بھیجتے رہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلواتہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین

شجرۂ مبارک

نسب

ابو محمد عبدالملک بن ہشام النحوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدم ؑ تک آپ کا نسب پاک حسب ذیل بتایا ہے :

محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ، بن عبدالمطلب (اصل نام شیبہ) بن ہاشم (اصل نام عمرو) بن عبدمناف (اصل نام المغیرہ) بن قُصیّ (اصل نام زید) بن کلاب، بن مُرّہ بن کعب، بن لُؤَیّ، بن غالب، بن فہر[1] بن مالک، بن النضر[2]، بن کنانہ، بن خزیمہ، بن مُدرِکہ (اصل نام عامر[3]) بن الیاس، بن مضر، بن نزار، بن معدّ، بن عدنان[4] بن اُد، (بعض کے نزدیک اُدَد) بن مُقوّم، بن ناحور، بن تیرح، بن یعرب، بن یَشجُب، بن نابت، بن اسمٰعیل، بن ابراہیم (خلیل الرحمٰن)، بن تارح[5] (اصل نام آزر[6]) بن ناحور، بن ساروغ، بن راعو، بن فالخ، بن عیبر،

---

[1] اصل نام "قریش" تھا، جس سے قریش قبیلہ چلا۔ بعض کے نزدیک فہر نام تھا اور لقب قریش

[2] اصل نام قیس تھا، تازہ رُوئی کی وجہ سے نضر مشہور ہوئے۔ [3] یہ ابن اسحاق کا قول ہے،

بقیہ اگلے صفحہ پر

بن شالخ، بن ارفخشذ، بن سام، بن نوحؑ، بن لمک، بن متوشلخ، بن اخنوخ (بعض انہی کو ہی ادریس نبی سمجھتے ہیں واللہ اعلم، اور یہی ادریس اولاد آدم میں پہلے شخص ہیں جنھیں نبوّت عطا ہوئی اور جنھوں نے قلم سے لکھنا ایجاد کیا) بن یرز بن مہلیل، بن قینن، بن یانش بن شیث، بن آدم صلے اللہ علیہ وسلم۔

محمد بن اسحٰق المطّلبی کی روایت سے زیاد بن عبداللہ بکائی نے مندرجہ بالا شجرۂ نسب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدم علیہ السلام تک، نیز ادریس وغیرہ کے متعلق بیان کیا ہے لیکن خلّاد بن قُرّۃ بن خالد السدّوسی نے شیبان بن زہیر بن شقیق بن ثور سے اور انھوں نے قتادہ و عامہ کی روایت سے شجرۂ نسب اس طرح بیان کیا ہے :

اسمٰعیل بن ابراہیمؑ خلیل الرحمٰن بن تارح (آزر) بن ناحُور بن اَشرغ بن ارعُو، بن فالغ، بن عابر، بن شالخ، بن ارفخشذ، بن سام، بن نوح، بن لمک، بن متوشلخ، بن اخنوخ، بن یَرْوا، بن مہلائیل، بن قائن، بن انوش، بن شیث، بن آدم (علیہ السلام)

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ

جمہور کے نزدیک اصل نام عمرو تھا۔ ۴؎ عدنان سے اوپر شجرۂ نسب کے متعلق کوئی چیز قطعی نہیں۔ ۵؎ تاریخ یعنی خ کے ساتھ بھی مذکور ہے۔ ۶؎ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا۔

اسمائے مبارک

خدائے وحدہٗ لاشریک کے ۹۹ ننانوے اسمائے حسنیٰ ہیں جس میں ہر نام کی الگ صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بہت سی صفات اپنے بندوں کو جزوی طور پر عطا فرمائی ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات میں افضل و برتر ہیں، لہذا خدائے برتر نے آپ کو دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں زیادہ صفات اور مرتبہ سے نوازا ہے۔ حضور پر نورؐ کے بھی اسمائے صفاتی ہیں۔ یعنی ہر نام سے ایک صفت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ شرف تمام انبیاء علیہم السلام میں آپ ہی کو حاصل ہے، رسول پاکؐ کے اسمائے صفاتی اس طرح ہیں :

مُحَمَّدٌ ۔ اَحْمَدُ ۔ حَامِدٌ ۔ مَحْمُوْدٌ ۔ قَاسِمٌ ۔ عَاقِبٌ ۔ فَاتِحٌ
خَاتِمٌ ۔ حَاشِرٌ ۔ مَاحٍ ۔ دَاعٍ ۔ سِرَاجٌ ۔ رَشِيْدٌ ۔ مُنِيْرٌ ۔ بَشِيْرٌ
نَذِيْرٌ ۔ هَادٍ ۔ مَهْدٍ ۔ رَسُوْلٌ ۔ نَبِيٌّ ۔ طٰهٰ ۔ يٰسٓ ۔ مُزَّمِّلٌ
مُدَّثِّرٌ ۔ شَفِيْعٌ ۔ خَلِيْلٌ ۔ كَلِيْمٌ ۔ حَبِيْبٌ ۔ مُصْطَفٰى ۔ مُرْتَضٰى ۔ مُجْتَبٰى
مُخْتَارٌ ۔ نَاصِرٌ ۔ مَنْصُوْرٌ ۔ قَائِمٌ ۔ حَافِظٌ ۔ شَهِيْدٌ ۔ عَادِلٌ
حَكِيْمٌ ۔ نُوْرٌ ۔ حُجَّةٌ ۔ بُرْهَانٌ ۔ اَبْطَحِيٌّ ۔ مُؤْمِنٌ ۔ مُطِيْعٌ ۔ مُذَكِّرٌ
وَاعِظٌ ۔ اَمِيْنٌ ۔ صَادِقٌ ۔ مُصَدِّقٌ ۔ نَاطِقٌ ۔ صَاحِبٌ ۔ مَكِّيٌّ
مَدَنِيٌّ ۔ عَرَبِيٌّ ۔ هَاشِمِيٌّ ۔ تِهَامِيٌّ ۔ حِجَازِيٌّ ۔ تَرَازِيٌّ
قُرَيْشِيٌّ ۔ مُضَرِيٌّ ۔ اُمِّيٌّ ۔ عَزِيْزٌ ۔ حَرِيْصٌ ۔ رَؤُوْفٌ ۔ رَحِيْمٌ
يَتِيْمٌ ۔ غَنِيٌّ ۔ جَوَّادٌ ۔ فَتَّاحٌ ۔ عَالِمٌ ۔ طَيِّبٌ ۔ طَاهِرٌ
مُطَهَّرٌ ۔ خَطِيْبٌ ۔ فَصِيْحٌ ۔ سَيِّدٌ ۔ مُنْتَقًى ۔ اِمَامٌ ۔ بَارٌّ
شَافٍ ۔ مُتَوَسِّطٌ ۔ سَابِقٌ ۔ مُقْتَصِلٌ ۔ مَهْدِيٌّ ۔ حَقٌّ ۔ مُبِيْنٌ
اَوَّلٌ ۔ اٰخِرٌ ۔ ظَاهِرٌ ۔ بَاطِنٌ ۔ رَحْمَةٌ ۔ مُحَلِّلٌ ۔ مُحَرِّمٌ ۔ اٰمِرٌ ۔ نَاهٍ ۔ شَكُوْرٌ
قَرِيْبٌ ۔ مُنِيْبٌ ۔ مُبَلِّغٌ ۔ طٰسٓ ۔ حٰمٓ ۔ حَسِيْبٌ ۔ اَوْلٰى

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر اخلاق کریمہ اور ان میں سے کچھ صفات عالیہ قرآن کریم میں بھی مذکور ہیں چنانچہ حدیث قدسی میں ہے۔

(۱) یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ

ترجمہ: اے نبی بے شک ہم نے آپکو اپنی اُمت پر گواہ بنا کر بھیجا۔ فرماں برداروں کو بشارت دینوالا اور گمراہوں کو عذاب سے ڈرانیوالا اور اُمیوں کے لیے پناہ دینے والا بنایا ہے۔

(۲) اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ — آپ میرے خاص الخاص بندے اور رسول ہیں۔

(۳) سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ — میں نے آپکا نام متوکل رکھدیا کیونکہ ہر معاملے میں آپ مجھ پر توکل کرتے ہیں

(۴) لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ — نہ آپ درشت خو ہیں اور نہ سخت دل ہیں۔

(۵) وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ — نہ بازاروں میں شوروشغب کرنے والے ہیں۔

(۶) وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَۃَ بِالسَّیِّئَۃِ — بُرائی کا بدلہ بُرائی سے کبھی نہیں دیتے۔

(۷) وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ — بلکہ معاف فرماتے اور درگذر کرتے ہیں۔

(۸) وَلَا یَقْبِضُہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَاءَ

اللہ آپ کو اس وقت تک وفات نہیں دیگا جب تک گمراہ قوم کو آپ کے ذریعہ سیدھے راستے پر نہ لے آئے۔

(۹) وَیَفْتَحُ بِہٖ اَعْیُنًا عُمْیًا — آپکو اس وقت تک وفات نہیں دیگا جبتک کافروں کی اندھی آنکھوں کو بینا نہ فرمادے

(۱۰) وَاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا — اور بہرے کان اور پردے پڑے دلوں کو نہ کھول دے۔

(۱۱) اُسَدِّدُہٗ بِکُلِّ جَمِیْلٍ — ہر عمدہ خصلت سے آپ کی تسدید یعنی درستی کرتا رہوں گا۔

(۱۲) وَاَھَبُ لَہٗ کُلَّ خُلُقٍ کَرِیْمٍ — ہر اچھی خصلت آپ کو عطا کرتا رہوں گا

(۱۳) وَاَجْعَلُ السَّکِیْنَۃَ لِبَاسَہٗ وَشِعَارَہٗ — میں اطمینان کو آپ کا لباس اور شعار اور (بدن سے چمٹے ہوئے کپڑوں کی طرح) بنادوں گا۔

(۱۴) وَالتَّقْوٰی ضَمِیْرَہٗ — پرہیزگاری کو آپ کا ضمیر یعنی دِل بنادوں گا

(۱۵) وَالْحِکْمَۃَ مَعْقُوْلَہٗ — حکمت کو آپ کی سوچی سمجھی بات بنادوں گا۔

(۱۶) وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِیْعَتَہٗ — سچائی اور وفاداری کو آپ کی طبیعت بنادوں گا۔

(۱۷) والعفو والمعروف خلقہٗ — معافی اور نیکی کو آپ کی عادت بنادوں گا۔

(۱۸) وَالْعَدْلَ سِيْرَتَهٗ وَالْحَقَّ شَرِيْعَتَهٗ وَالْهُدٰى اِمَامَهٗ وَالْاِسْلَامَ مِلَّتَهٗ۔
انصاف کو آپ کی سیرت حق کو آپ کی شریعت ہدایت کو آپ کا امام اور دین اسلام کو آپ کی ملت کا درجہ دوں گا۔

(۱۹) اَحْمَدُ اِسْمُهٗ — آپ کا نام نامی (لقب) احمد ہے۔

(۲۰) اُهْدِىْ بِهٖ بَعْدَ الضَّلَالَةِ — آپ ہی کے ذریعہ تو میں لوگوں کو گمراہی کے بعد سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

(۲۱) وَاُعَلِّمُ بِهٖ بَعْدَ الْجَهَالَةِ — جہالت تامہ کے بعد میں آپ ہی کے ذریعہ علم و عرفان لوگوں کو عطا کروں گا

(۲۲) وَاَرْفَعُ بِهِ الْخُمَالَةَ — آپ ہی کے ذریعہ میں اپنی مخلوق کو پستی سے نکال کر بام عروج تک پہنچاؤں گا

(۲۳) وَاُسَمِّىْ بِهٖ بَعْدَ النَّكِرَةِ — آپ کی بدولت اپنی مخلوق کو جاہل و ناشناس حق ہونے کے بعد بلندی عطا کروں گا

(۲۴) وَاُكَثِّرُ بِهٖ بَعْدَ الْقِلَّةِ — آپ کی ہدایت کی بدولت آپ کے متبعین کی کم تعداد کو بڑھادوں گا

(۲۵) وَاُغْنِىْ بِهٖ بَعْدَ الْعَيْلَةِ — لوگوں کے فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جانے کے بعد میں آپ کے ذریعہ ان کی حالت کو غنا (فراغت) میں تبدیل کردوں گا۔

(۲۶) اُؤَلِّفُ بِهٖ بَيْنَ قُلُوْبٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَّاَهْوَاءٍ مُّتَشَتِّتَةٍ وَّاُمَمٍ مُّتَفَرِّقَةٍ۔
اختلاف رکھنے والے دلوں پراگندہ خواہشات اور متفرق قوموں میں آپ ہی کے ذریعے الفت پیدا کروں گا۔

(۲۷) وَاَجْعَلُ اُمَّتَهٗ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ — میں آپ کی اُمت کو بہترین اُمت قرار دوں گا جو انسانوں کی ہدایت کے لئے ظہور میں لائی گئی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ (مدارج النبوۃ)

ارشاداتِ عالیہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینِ فطرت اسلام کا پیغام اس زمانے میں پیش فرمایا جب لوگ خدا سے ناواقف ہو گیے تھے۔ بتوں کی پوجا عام تھی ہر طرف برائی اور بداعمالی کا دور دورہ تھا۔ انسانیت مفقود، لڑکی پیدا ہوتی تھی تو زندہ دفنا دیا جاتا تھا عورت کو سماج میں کوئی درجہ حاصل نہ تھا بلکہ اس کو جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا۔ اسلام کامل اسی دور میں حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہونچا اور ہم اللہ تعالیٰ سے واقف ہوئے اور زندگی گزارنے کے فطری طریقے یعنی دینِ اسلام سے مالا مال ہوئے۔ اسلام کردار مصطفےٰ کا آئینہ ہے جس میں آپ نے اللہ اور اس کے بندوں کے تئیں فرائض وحقوق کی صحیح ادائیگی کے ساتھ باضابطہ طور پر زندگی گذارنے کا نہ صرف درس دیا ہے بلکہ اپنی حیات طیبہ اسلامی افعال واعمال کے نمونہ کے طور پر پیش کی ہے۔ آپ نے تمام اعمال وافعال کی درستگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی پر خصوصًا زور دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، باضابطہ نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھا کرو۔ بیت اللہ کا حج کیا کرو۔ بھلی بات بتایا کرو۔ بری بات سے روکا کرو (گھر میں آکر) گھر والوں کو سلام کرو۔ جو شخص ان باتوں میں سے کوئی ایک بات نہیں کرتا وہ اسلام کا ایک جزء ناقص کرتا ہے اور جو ان سب کو چھوڑ دے اس نے تو اسلام سے ہی پیٹھ پھیر لی (حاکم ترجمان السنہ)

اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر، کتابوں پر اور رسولوں پر، جنت دوزخ پر یقین رکھنا اور اس پر بھی کہ مرنے کے بعد

پھر (حساب کتاب کے لیے) جی اٹھنا ہے۔

۲۔ پانچ وقت نماز پڑھنا۔

۳۔ زکوٰۃ دینا۔ (زکوٰۃ گناہوں کا کفارہ ہے)

۴۔ رمضان میں روزے رکھنا۔

۵۔ حج کرنا۔

چالیس احادیث

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ چالیس حدیثیں کیا ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) تو اللہ پر ایمان لائے (۲) اور آخرت کے دن پر (۳) اور فرشتوں کے وجود پر (۴) اور سب آسمانی کتابوں پر (۵) اور تمام انبیاء پر (۶) اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر (۷) اور تقدیر پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ ہی کی طرف سے ہے (۸) اور گواہی دے اس پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم، اللہ کے (سچے) رسول ہیں (۹) اور ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے (کامل وضو وہ کہلاتا ہے جس میں آداب و مستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو، اور ہر نماز کے لیے نیا وضو مستحب ہے، اور نماز کے قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے تمام ظاہری و باطنی آداب کا اہتمام کرے (۱۰) زکوٰۃ ادا کرے (۱۱) رمضان کے روزے رکھے (۱۲) اگر مال ہو تو حج کرے (۱۳) بارہ رکعات سنت مؤکدہ روزانہ ادا کرے (صبح سے پہلے دو رکعت، ظہر سے قبل چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت۔ مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت) (۱۴) وتر کسی رات میں نہ چھوڑے (۱۵) اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ

کرے (۱۶) والدین کی نافرمانی نہ کرے (۱۷) ظلم سے یتیم کا مال نہ کھائے (۱۸) شراب نہ پیئے (۱۹) زنا نہ کرنا (۲۰) جھوٹی قسم نہ کھانا (۲۱) جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) اور خواہشات نفسانیہ پر عمل نہ کر (۲۳) مسلمان بھائی کی غیبت نہ کر (۲۴) اور عفیفہ عورت یا مرد کو تہمت نہ لگا (۲۵) اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھ (۲۶) لہو ولعب میں مشغول نہ ہو (۲۷) تماشائیوں میں شریک نہ ہو (۲۸) کسی پستہ قد کو عیب کی نیت سے ٹھگنا مت کہہ (۲۹) کسی کا مذاق مت اڑا (۳۰) نہ مسلمانوں کے درمیان چغل خوری کر (۳۱) اللہ جل شانہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کر (۳۲) بلا اور مصیبت پر صبر کر (۳۳) اللہ کے عذاب سے بے خوف مت ہو (۳۴) اعزّہ سے قطع تعلق مت کر (۳۵) بلکہ ان کے ساتھ صلۂ رحمی کر (۳۶) اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت مت کر (۳۷) سبحان اللّٰہ، الحمد للّٰہ اور اللّٰہ اکبر کا اکثر ورد رکھا کر (۳۸) جمعہ اور عیدین میں حاضری مت چھوڑ (۳۹) اور اس بات کا یقین رکھ کہ جو تکلیف اور راحت تجھے پہونچی وہ مقدر میں تھی جو ٹلنے والی نہ تھی۔ اور جو کچھ نہ پہونچا وہ کسی طرح بھی پہونچنے والا نہ تھا (۴۰) اور کلام اللہ کی تلاوت کسی حال میں بھی مت چھوڑ۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ جو کوئی ان کو یاد کرے اسے کیا اجر ملے گا؟

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ اس کا حشر انبیاء علیہم السلام اور علماء کرام کے ساتھ فرمائیں گے۔

شاعریِ اولِ رسولِ اکرمؐ

حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ تمام اسلامی افعال و اعمال کا مکمل نمونہ ہے۔ سیرتِ اقدس کے مطالعہ سے جہاں زندگی کے تمام نشیب و فراز کا علم ہوتا ہے وہیں ہم یہ بھی مطالعہ کرتے ہیں کہ آپؐ کو اشعار سُننے کا شوق بھی تھا اور آپ اچھے اشعار پسند فرماتے تھے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایسی سَو مجلسوں سے زیادہ میں بیٹھا ہوں جن میں صحابہ کرام اشعار پڑھتے تھے اور جاہلیت کے زمانے کے قصے نقل کرتے تھے۔ حضور ان کو روکتے نہ تھے خاموشی سے سنتے تھے یہی نہیں بلکہ کبھی کبھی ان کے ساتھ ہنسنے میں شریک ہوتے تھے (شمائل ترمذی)

حضرت شرید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا تھا، اس وقت میں نے آپؐ کو امیہ کے سو اشعار سنائے ہر شعر پہ آپ فرماتے اور سناؤ اخیر میں آپ نے فرمایا اس کا اسلام لے آنا بہت قریب تھا (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم حسّان بن ثابتؓ کے لیے مسجد میں منبر رکھا کرتے تھے تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضورؐ کی طرف سے مفاخرہ کریں یعنی آپ کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کریں یعنی کفار کے الزامات کا جواب دیں اور پھر آپ یہ دعا بھی فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ روح القدس سے حسّان کی امداد فرمائے جب تک وہ دین کی امداد فرماتے ہیں۔ (شمائل ترمذی)

مندرجہ بالا روایات اس بات کی مظہر ہیں کہ نعت گوئی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں شروع ہو چکی تھی۔ آپ اچھے اشعار پسند فرماتے تھے۔ میں نے اپنے پہلے نعتیہ کلام " وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ " میں بھی یہ تحریر کیا تھا اور اس کی دلیل میں صحابۂ کرام اور اکابرین اُمّت کا نعتیہ کلام اس کتاب کے پیش لفظ میں پیش بھی کیا تھا۔ چنانچہ

کتاب ہذا میں بھی چند تبرکات شامل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جس میں عربی کے علاوہ فارسی اور اردو کا نعتیہ کلام بھی شامل ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :

وقّاص سے منسوب اشعار

اَلَاهَلْ اَتیٰ رَسُولَ اللّٰہِ اَنِّیْ حَمَیْتُ صَحَابَتِیْ بِصُدُوْرِ نَبْلِ

سنو جی! کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی یہ خبر پہونچی ہے کہ میں نے اپنے تیر کے اگلے حصّوں سے (یا تیروں کے سینوں سے) اپنے ساتھیوں کی حمایت کی ہے؟

اَذُرْدُ بِهَا اَوَائِلَهُمْ ذِیَادًا بِکُلِّ حُزُوْنَةٍ بِکُلِّ سَهْلِ

پتھریلی زمین میں بھی اور نرم زمین میں بھی انھیں تیروں سے ان لوگوں کے سامنے والے حصے کی مدافعت کرتا رہوں گا

فَمَا یَعْتَدُّ رَامٍ فِیْ عَدُوٍّ بِسَهْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَبْلِیْ

غرض اے اللہ کے رسولؐ! مجھ سے پہلے کوئی تیر مارنے والا دشمن کے لیے تیر تیار نہ رکھے گا۔

وَذٰلِكَ اَنَّ دِیْنَكَ دِیْنُ صِدْقٍ وَذُوْحَقٍّ اَتَیْتَ بِهٖ وَعَدْلِ

اور یہ اس لیے کہ آپ کا دین سچا دین ہے اور آپ نے اس کے ذریعہ سے حقیقت اور انصاف کی بات پیش فرمائی ہے۔

یُنَجَّی الْمُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَخْزَیٰ بِهِ الْكُفَّارُ عِنْدَ مَقَامِ مَهْلِ

اسی دین کے ذریعہ سے ایمان داروں کو نجات ملے گی اور کافر اسی کے باعث مہلت سے رہنے کے مقام میں رسوا ہوں گے۔

فَمَلَا قَدْ غَوِیْتَ فَلَا تَعِبْنِیْ غَوِیَّ الْحَیِّ وَیْحَكَ یَا ابْنَ جَهْلِ

پس اے جاہل! اے گمراہ قبیلے! تجھ پر افسوس ہے، تُو تو گمراہ ہو چکا ہے۔ اس لیے مجھ پر عیب نہ لگا۔ ذرا تو ٹھہر (اور دیکھ کہ تیرا انجام کیا ہوتا ہے)

مالک بن عوف

جس وقت مالک بن عوف نے اسلام قبول کیا، یہ اشعار کہے :

مَا اِنْ رَاَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِهٖ فِی النَّاسِ کُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدِ

دنیا کے تمام انسانوں میں محمد جیسا آدمی نہ میں نے دیکھا، نہ سُنا۔

اَوْفٰی وَاَعْطٰی لِلْجَزِیْلِ اِذَا اجْتُدِیْ وَمَتٰی تَشَاءُ یُخْبِرْکَ عَمَّا فِیْ غَدِ

جب ان سے عطیے طلب کیے جائیں تو پوری طرح عنایت فرماتے ہیں اور جب بھی تم چاہو وہ مستقبل میں ہونے والی بات بتا دیں گے۔

وَاِذَا الْکَتِیْبَۃُ عَرَّدَتْ اَنْیَابُھَا بِالسَّمْھَرِیِّ وَضَرْبُ کُلِّ مُھَنَّدِ

فَکَاَنَّہٗ لَیْثٌ عَلٰی اَشْبَالِہٖ وَسْطَ الھبادۃ خَادِرٌ فِیْ مَرْصَدِ

سمہری نیزوں اور ہندی تلواروں کی مار سے جب ان کے لشکر کے دانت خوب مضبوط اور تیز ہو جاتے ہیں تو وہ غبار جنگ میں اس شیر کے مانند معلوم ہوتے ہیں جو اپنے بچوں کی نگرانی کے لیے دشمن کی گھات لگائے کچھار میں بیٹھا ہو (ایسا شیر سب سے زیادہ غضب ناک ہوتا ہے)

عباس بن مرداس سلمی نے فتح مکہ کے موقعہ پر یہ اشعار کہے :

مِنَّا بِمَکَّۃَ یَوْمَ فَتْحِ مُحَمَّدٍ اَلْفٌ تَسِیْلُ بِہِ الْبِطَاحُ مُسَوَّمُ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح کے روز مکہ میں ہمارے ایک ہزار بہادروں سے جن کے جنگ کی علامتیں لگی ہوئی تھیں ساری سرزمین بطحا امنڈ رہی تھی۔

نَصَرُوا الرَّسُوْلَ وَشَاھَدُوْا اَیَامَہٗ وَشِعَارُھُمْ یَوْمَ اللِّقَاءِ مُقَدَّمُ

ان ہزار آدمیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعاون کیا اور ان کا زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ جنگ کے وقت ان کا نشان سب سے آگے آگے تھا۔

فِی مَنْزِلٍ ثَبَتَتْ بِہٖ اَقْدَامُھُمْ ضَنْكٍ كَاَنَّ الْھَامَ فِیْہِ الْحَنْتَمُ

جس تنگ جگہ میں ان کے قدم پڑ کر جم جاتے تھے، وہاں دشمنوں کی کھوپڑیاں اندرائن کے پھلوں کی طرح اڑتی ہوئی نظر آتی تھیں۔

جَرَتْ سَنَابِكُھَا بِنَجْدٍ قَبْلَھَا حَتّٰی اسْتَقَادَ لَھَا الْحِجَازُ الْاَدْھَمُ

اس سے قبل نجد میں یہ قدم پہونچے تھے، یہاں تک کہ سیاہ حجاز نے بھی انھیں اپنی طرف کھینچ لیا۔

اَللّٰہُ مَكَّنَہٗ لَہٗ وَاَذَلَّہٗ حُكْمُ السُّیُوْفِ لَنَا وَجَدٌّ مِزْحَمٌ

اللہ تعالیٰ نے حجاز پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو با اختیار بنا دیا اور تلواروں کے فیصلے نے اور ہماری غالب آنے والی کوششوں نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا۔

عبداللہ بن زِبعری نے اسلام لانے کے وقت یہ اشعار کہے

مَنَعَ الرُّقَادَ بَلَابِلٌ وَھُمُوْمُ وَاللَّیْلُ مُعْتَلِجُ الرِّوَاقِ بَھِیْمُ

مِمَّا اَتَانِیْ اَنَّ اَحْمَدَ لَامَنِیْ فِیْہِ فَبِتُّ كَاَنَّنِیْ مَحْمُوْمُ

ایسی تیرہ و تاریک رات میں، جس میں تاریکیوں کے تہ بہ تہ پردے چڑھے تھے، طرح طرح کے وساوس اور حزن و ملال نے میری نیند اڑا دی اس چیز کے باعث جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ احمد مصطفےٰ ؐ نے میری مذمت و ملامت کی ہے۔ چنانچہ ساری رات میں نے آنکھوں میں کاٹی، ایسا معلوم ہوتا تھا گویا مجھے بخار چڑھا آرہا ہے۔

یَاخَیْرَ مَنْ حَمَلَتْ عَلٰی اَوْصَالِھَا عَیْرَانَةٌ سُرُحُ الْیَدَیْنِ غَشُوْمُ

اِنِّیْ لَمُعْتَذِرٌ اِلَیْكَ مِنَ الَّذِیْ اَسْدَیْتُ اِذْ اَنَا فِی الضَّلَالِ اَھِیْمُ

اے ان لوگوں میں سب سے اعلیٰ ہستی، جنھیں کسی مضبوط اور پُر از نشاط، ہلکے ہلکے پاؤں والی اور منہ نہ پھیرنے والی اونٹنی نے کبھی اپنے متناسب اعضاء پر بٹھایا ہے! میں سچے دل سے آپ سے اپنی اس چیز کیلئے عذر خواہ ہوں، جس کا تانا بانا

میں نے خود ہی لگایا تھا اور واقعہ یہ ہے کہ میں اس وقت ظلمت و تاریکی میں ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔

اَيَّامَ تَأْمُرُنِي بِأَغْوَى خُطَّةٍ سَهْمٌ وَتَأْمُرُنِي بِهَا مَخْزُومُ

جب مجھے ایک طرف قبیلہ سہم کے لوگ ایک گمراہ کُن چیز پر آمادہ کرتے تھے تو دوسری طرف قبیلہ مخزوم کے لوگ دوسری گمراہ کُن چیز پر آمادہ کرتے تھے۔

وَاَمُدُّ اَسْبَابُ الرَّدَى وَيَقُودُنِي اَمْرُ الْغُوَاةِ وَاَمْرُهُمْ مَشْئُومُ

جب میں اپنی ہلاکت کے اسباب خود مہیا کر رہا تھا اور گمراہ لوگوں کی گمراہی کا معاملہ مجھے کھینچے لیے جا رہا تھا، دراصل ان کا یہ معاملہ نہایت منحوس تھا۔

فَالْيَوْمَ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ قَلْبِي وَمُخْطِي هٰذِهٖ مَحْرُومُ

مگر (بحمد اللہ) آج محمد نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر میرا قلب ایمان لے آیا ہے اور اس میں جو خطا کا مرتکب ہو وہ حرماں نصیب ہے۔

مَضَتِ الْعَدَاوَةُ وَانْقَضَتْ اَسْبَابُهَا وَدَعَتْ اَوَاصِرُ بَيْنَنَا وَحُلُومُ

عداوت کا زمانہ گزر گیا اور عداوت کے اسباب بھی منقطع ہو گیے اور اب ہمارے باہمی قرابت دارانہ تعلّقات نے اور عقل و ہوش نے ہمیں دعوت دے دی ہے۔

فَاغْفِرْ فِدًى لَكَ وَالِدَايَ كِلَاهُمَا زَلَلِي، فَاِنَّكَ رَاحِمٌ مَرْحُومُ

پس آپ میرے ماں باپ دونوں قربان، آپ میری لغزش معاف فرمائیں، آپ ہی رحم کرنے والے ہیں کیوں کہ اللہ کا رحم آپ پر ہوا ہے۔

وَعَلَيْكَ مِنْ عِلْمِ الْمَلِيْكِ عَلَامَةٌ نُوْرٌ اَغَرُّ وَخَاتَمٌ مَخْتُومُ

اور آپ ـــ داوند تعالیٰ کے علم کی نشانی ہے، آپ سراپا نور ہیں، آپ کے ذریعہ سے نبوّت و رسالت پر مہر لگ گئی ہے اور یہ مہر اللہ کی لگائی ہوئی ہے۔

اَعْطَاكَ بَعْدَ مَحَبَّةٍ بُرْهَانَهُ شَرَفًا وَبُرْهَانُ الْاِلٰهِ عَظِيْمُ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجد و شرف کی محبت آمیز بُرہان دی ہے اور اللہ کی جو برہان ہو گی اس کی عظمت میں کیا شک کیا جا سکتا ہے؟

وَلَقَدْ شَهِدْتُ بِاَنَّ دِيْنَكَ صَادِقٌ حَقٌّ وَاَنَّكَ فِي الْعِبَادِ جَسِيْمٌ

اور میں نے واقعی اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ آپ کا دین سچا اور برحق ہے اور آپ تمام بندوں میں سب سے اعلیٰ ہستی ہیں۔

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اَنَّ اَحْمَدَ مُصْطَفٰى مُسْتَقْبَلٌ فِي الصَّالِحِيْنَ كِرَامٌ

اور خود اللہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ احمد مصطفےٰ ؐ تمام صلحاء کے منظور نظر اور کریم و شریف ہیں۔

ابو عزّہ کے اشعار

مَنْ مُبْلِغٌ عَنِّي الرَّسُوْلَ مُحَمَّدًا بِاَنَّكَ حَقٌّ وَالْمَلِيْكُ حَمِيْدٌ

میری جانب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ پیام پہونچانے والا کون ہے کہ آپ سچے ہیں اور بادشاہِ حقیقی قابل حمد و ثنا ہے۔

وَاَنْتَ امْرُؤٌ تَدْعُوْا اِلَى الْحَقِّ وَالْهُدٰى عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ شَهِيْدٌ

اور آپ ایسے شخص ہیں کہ سچائی اور سیدھی راہ کی جانب بلاتے ہیں آپ کی سچائی پر عظمت والے اللہ کی جانب سے گواہ موجود ہیں۔

وَاَنْتَ امْرُؤٌ بُوِّئْتَ فِيْنَا مَبَاءَةً لَهَا دَرَجَاتٌ سَهْلَةٌ وَصَعُوْدٌ

اور آپ ایسے ہیں کہ ہم میں آپ نے اونچا مقام حاصل فرما لیا ہے جس کی سیڑھیوں پر چڑھنا ایک لحاظ سے نہایت آسان اور ایک لحاظ سے نہایت مشکل

فَاِنَّكَ مَنْ حَارَبْتَهُ لَمُحَارَبٌ شَقِيٌّ وَمَنْ سَالَمْتَهُ لَسَعِيْدٌ

آپ کی حالت یہ ہے کہ آپ جس سے برسرِ پیکار ہوں وہ بدنصیب دشمن ہے اور جس سے آپ صلح فرمالیں، وہ خوش نصیب ہے۔

وَلٰكِنْ اِذَا ذُكِّرْتُ بَدْرًا وَاَهْلَهُ تَاَوَّبَ مَا بِيْ حَسْرَةٌ وَقُعُوْدٌ

لیکن مجھے جب بدر اور بدر والوں کی یاد دلائی جاتی ہے تو حسرت و کم ہمتی، جو مجھ میں موجود ہے مجھے گھیر لیتی ہے۔

حسان بن ثابتؓ کے اشعار

مُستَشعِرِی حَلَقَ الْمَاذِیِّ یَقدمُهُمْ جَلْدُ النَّحِیزَةِ مَاضٍ غَیرُ رِعْدِیدِ

ان لوگوں کے آگے آگے ایک شخص تھا، جو سفید اور جسم سے لگی ہوئی نرم کڑیوں کی زرہ پہنے قوی مزاج، ہر ارادے کو پورا کرنے والا تھا، بزدل نہ تھا۔

اَعْنِی رَسُولَ اِلٰهِ الْخَلْقِ فَضَّلَهُ عَلَی الْبَرِیَّةِ بِالتَّقْوٰی وَبِالْجُودِ

(صفات مذکورہ سے) میری مراد معبود خلق کے رسول (کی ذات مبارک) سے ہے، جسے اس نے مخلوق پر تقویٰ اور سخاوت کے باعث فضیلت دی ہے۔

وَقَدْ زَعَمْتُمْ بِاَنْ تَحْمُوا ذِمَارَکُمْ وَمَاءُ بَدْرٍ زَعَمْتُمْ غَیرُ مَوْرُودِ

تم نے دعویٰ کیا تھا کہ تم اپنی ذمّہ داری کی چیزوں کی حمایت کروگے اور بدر کے چشمے کے متعلق تمہارا دعویٰ تھا کہ وہ (مقام) نزول کے ناقابل ہے۔

ثُمَّ وَرَدْنَا وَلَمْ نَسْمَعْ لِقَوْلِکُمْ حَتّٰی شَرِبْنَا رِوَاءً غَیرَ تَصْرِیدِ

اس کے بعد ہم اس چشمے پر پہونچے اور ہم نے تمہاری بات نہیں سنی، حتی کہ ہم اس قدر سیراب ہوئے کہ (ہمارے لیے) پانی کی کچھ کمی نہ ہوئی۔

مُسْتَعْصِمِینَ بِحَبْلٍ غَیرِ مُنْجَذِمٍ مُسْتَحْکِمٍ مِنْ حِبَالِ اللّٰهِ مَمْدُودِ

ہم ایسی رسّی تھامے ہیں، جو ٹوٹنے والی نہیں۔ اللہ کی جانب سے دراز کی ہوئے رسّیوں میں سے مضبوط رسّی ہے۔

فِینَا الرَّسُولُ وَفِینَا الْحَقُّ نَتْبَعُهُ حَتَّی الْمَمَاتِ وَنَصْرٌ غَیرُ مَحْدُودِ

ہم میں رسولؐ ہے اور ہم میں حق ہے، جس کی پیروی ہم مرتے دم تک کرتے رہیں گے اور (یہ) غیر محدود مدد ہے۔

وَافٍ وَمَاضٍ شِهَابٌ یُسْتَضَاءُ بِهِ بَدْرٌ اَنَارَ عَلٰی کُلِّ الْاَمَاجِیدِ

مکمل ہے، تیز ہے، ایسا شہاب ہے، جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ چودھویں رات کا ایسا چاند ہے جس نے تمام عزّت وشان والوں کو روشن کر دیا ہے۔

انس بن زُنیم کے اشعار

أَأَنْتَ الَّذِي تَهْدِي مَعَدٌّ بِأَمْرِهِ　　بَلِ اللهُ يَهْدِيهِمْ وَقَالَ لَكَ اشْهَدِ

کیا آپ وہی ہستی ہیں جن کی ہدایت سے قبیلہ معد کے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھایا جا سکتا ہے، بلکہ انھیں سیدھے راستے پر ڈالے گا اور اللہ نے آپ سے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ آپ اس پر گواہ رہیں گے۔

وَمَا حَمَلَتْ مِنْ نَاقَةٍ فَوْقَ رَحْلِهَا　　أَبَرَّ وَأَوْفَى ذِمَّةً مِنْ مُحَمَّدِ

أَحَثَّ عَلَى خَيْرٍ وَأَسْبَغَ نَائِلاً　　إِذَا رَاحَ كَالسَّيْفِ الصَّقِيلِ الْمُهَنَّدِ

وَأَكْسَى لِبُرْدِ الْخَالِ قَبْلَ ابْتِذَالِهِ　　وَأَعْطَى لِرَأْسِ السَّابِقِ الْمُتَجَرِّدِ

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ صالح، محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ وفائے عہد کرنے والے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ بھلائی کے کاموں پر رغبت دلانے والے، محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ عطا و بخشش کرنے والے، جنگ رونما ہونے کے وقت صیقل شدہ ہندی تلوار کی مانند زیادہ تیز چلنے والے، یمن کی بہترین اور اعلیٰ چادروں کو استعمال کیے بغیر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ دوسروں کو پہنانے والے اور محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلم) کے گھوڑے سے زیادہ سبقت لے جانے والے یکتا گھوڑا رکھنے والے انسان کو آج تک کسی ناقہ (اونٹنی) نے اپنے کجاوے پر سوار نہیں کیا۔

تَعَلَّمْ رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ مُدْرِكِي　　وَأَنَّ وَعِيدًا مِنْكَ كَالْأَخْذِ بِالْيَدِ

یارسول اللہ! آپ سمجھ لیجیے کہ میں آپ سے نکل کر کہیں جا نہیں سکتا اور یہ کہ آپ کی وعید و تنبیہ گویا ہاتھ کی زبردست گرفت ہے۔

تَعَلَّمْ رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ قَادِرٌ　　عَلَى كُلِّ صِرْمٍ مُتْهِمِينَ وَمُنْجِدِ

یارسول اللہ! آپ سمجھ لیجیے کہ آپ ان تمام گھروں پر، جو خواہ نشیبی علاقوں میں ہوں، پوری طرح قادر ہیں۔

حسان بن ثابتؓ کے اشعار

جن میں وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آہ وبُکا کرتے ہیں

مَا بَالُ عَيْنِكَ لَا تَنَامُ كَأَنَّمَا — كُحِلَتْ مَآقِيهَا بِكُحْلِ الْأَرْمَدِ

جَزَعًا عَلَى الْمَهْدِيِّ أَصْبَحَ ثَاوِيًا — يَا خَيْرَ مَنْ وَطِئَ الْحَصَى لَا تَبْعَدِ

تیری آنکھ کو کیا ہوگیا ہے کہ اسے نیند ہی نہیں آتی، گویا اس آنکھ کے کناروں میں تنکوں کا سرمہ لگا دیا گیا ہے۔ اس ہادی ومہدی پر آہ وبکا کرنے کی وجہ سے جو اپنے ٹھکانے لگ گیا ہے، اے وہ ہستی! جس نے اس زمین کو چل کر بار بار روندا ہے! مجھ سے دور نہ ہو۔

وَجْهِي يَقِيكَ التُّرْبَ لَهْفِي لَيْتَنِي — غُيِّبْتُ قَبْلَكَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ

میرا چہرہ آپ کو مٹی سے بچائے، افسوس! کاش میں آپ سے پہلے ہی (اہلِ مدینہ کے) مقبرہ بقیع الغرقد میں دفن کر دیا جاتا۔

بِأَبِي وَأُمِّي مَنْ شَهِدْتُ وَفَاتَهُ — فِي يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ النَّبِيِّ الْمُهْتَدِي

اس نبی مہتدی (ہدایت یافتہ) پر میرے ماں باپ قربان جس کی وفات دوشنبہ کو میرے سامنے ہی ہو گئی۔

فَظَلِلْتُ بَعْدَ وَفَاتِهِ مُتَبَلِّدًا — مُتَلَدِّدًا يَا لَيْتَنِي لَمْ أُولَدِ

اس لیے میں اب آپ کی وفات کے بعد حیران وششدر ہوں اور اِدھر اُدھر دیکھتا پھرتا ہوں، اے کاش! میں پیدا ہی نہ ہوتا۔

أَأُقِيمُ بَعْدَكَ بِالْمَدِينَةِ بَيْنَهُمْ — يَا لَيْتَنِي صُبِّحْتُ سَمَّ الْأَسْوَدِ

کیا میں آپ کے بغیر مدینہ میں لوگوں کے درمیان رہ سکوں گا؟ اے کاش صبح صبح مجھے کالے ناگوں کا زہر پلا دیا جاتا۔

أَوْ حَلَّ أَمْرُ اللّٰهِ فِينَا عَاجِلًا — فِي رَوْحَةٍ مِنْ يَوْمِنَا أَوْ مِنْ غَدِ

یا آج کی شام یا کل کی شام میں جلدی سے اللہ کا امر ہمارے لیے نازل ہو جائے۔

فَتَقُوْمُ سَاعَتِنَا فَنَلْقیٰ طَیِّبًا ۔۔۔ مَحْضًا ضَرَائِبُهٗ کَرِیْمَ الْمَحْتِدِ

پھر ہمارا وقت آجائے، پھر ہم اس پاک وطیب ہستی سے جا کر مل جائیں، جس کی فطرت خالص اور جس کی اصل شریف ہے۔

یَا بِکْرَ اٰمِنَةَ الْمُبَارَكَ بِکْرُهَا ۔۔۔ وَلَدَتْهُ مُحْصَنَةٌ بِسَعْدِ الْاَسْعَدِ

نُوْرًا اَضَاءَ عَلَی الْبَرِیَّةِ کُلِّهَا ۔۔۔ مَنْ یُّهْدَ لِلنُّوْرِ الْمُبَارَكِ یَهْتَدِیْ

اے ان آمنہ کے لال، جن کا یہ لال مبارک ثابت ہوا اور آمنہ کے وہ لال جسے ہزار نیک بختیوں کے ساتھ ایک عفیفہ ماں نے جنا تھا جو ایسا نور تھا جس نے سارے عالم کو منور کر دیا اور جو بھی اس مبارک نور سے ہدایت کے راستہ پر لگایا جا سکتا تھا وہ سیدھے راستہ پر لگ گیا۔

یَا رَبِّ فَاجْمَعْنَا مَعًا وَنَبِیَّنَا ۔۔۔ فِیْ جَنَّةٍ تُثْنِیْ عُیُوْنَ الْحُسَّدِ

اے پروردگار! تو ہم سب کو ہمارے نبیؐ کے ساتھ اس جنّت میں ایک جگہ جمع کر دے جس سے حاسدوں کی آنکھوں کو ہٹا دیا جائے۔

فِیْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ فَاکْتُبْهَا لَنَا ۔۔۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَذَا الْعُلَا وَالسُّؤْدَدِ

اس جنّت الفردوس میں جمع کر دے، پھر یہ جنّت الفردوس ہم لوگوں کے لیے لکھ دے۔ اے جلال وجبروت اور حقیقی بلندی اور سرداری کے مالک۔

وَاللّٰهِ اَسْمَعُ مَا بَقِیْتُ بِهَالِكٍ ۔۔۔ اِلَّا بَکَیْتُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدِ

خدا کی قسم! زندگی میں جب کبھی کسی مرنے والے کا حال سنوں گا تو مجھے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر رونا آتا رہے گا۔

یَا وَیْحَ اَنْصَارِ النَّبِیِّ وَرَهْطِهٖ ۔۔۔ بَعْدَ الْمُغَیَّبِ فِیْ سَوَاءِ الْمُلْحَدِ

ضَاقَتْ بِالْاَنْصَارِ الْبِلَادُ فَاَصْبَحُوْا ۔۔۔ سُوْدًا وُجُوْهُهُمْ کَلَوْنِ الْاِثْمِدِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لحدی قبر کے اندر دفن ہونے کے بعد انصار نبی اور گروہِ نبی کا کتنا برا حال ہو گیا ہے۔ انصارِ مدینہ کے لیے تمام بلاد تنگ ہو گیے، اس لیے اب ان کے چہرے سرمے کے رنگ کی طرح سیاہ پڑ گیے۔

وَلَقَدْ وَلَدْنَاهُ وَفِينَا قَبْرُهُ   وَفُضُولُ نِعْمَتِهِ بِنَا لَمْ تُجْحَدِ

اور آپ کو ہمیں لوگوں نے جنا تھا (کیوں کہ آپ کے ماموں آپ کے آباء کی طرف سے مدینہ کے مشہور قبیلہ بنو النجار سے تھے) اور ہمیں لوگوں میں آپ کی قبر بھی ہے اور آپ کی بڑی بڑی افضل نعمتوں کا جو ہمارے لیے ہوئیں، ہم انکار نہیں کر سکتے۔

وَاللهُ اَكْرَمَنَا بِهِ وَهَدَى بِهِ   اَنْصَارَهُ فِي كُلِّ سَاعَةِ مَشْهَدِ

اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کے ذریعہ سے شرف عطا فرمایا اور آپ کے ذریعے سے ہر موقع پر انصارِ مدینہ کی ہدایت فرمائی۔

صَلَّى الْاِلٰهُ وَمَنْ يَّحُفُّ بِعَرْشِهِ   وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى الْمُبَارَكِ اَحْمَدِ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ہستی پر اللہ اپنی رحمت نازل فرمائے اور وہ ملائکہ جو عرشِ الٰہی کو گھیرے رہتے ہیں اور پاک وطیب لوگ آپ کے لیے دعاءِ رحمت فرمائیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

"نعت"

حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمدؐ است
آرے کلامِ حق، بزبانِ محمدؐ است

آئینہ دارِ پرتوِ مہر است ماہتاب
شانِ حق آشکار، زشانِ محمدؐ است

تیرِ قضا، ہر آئینہ در ترکشِ حق است
اما، کشاد آں ز کمانِ محمدؐ است

ہر کس قسم بہ آنچہ عزیز است، می خورد
سوگندِ کردگار، بجانِ محمدؐ است

واعظ حدیثِ سایۂ طوبیٰ فرو گزار
کاینجا، سخن ز سروِ روانِ محمدؐ است

بنگر، دو نیمہ گشتنِ ماہِ تمام را
آں نیز نامور، ز نشانِ محمدؐ است

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

(مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ دہلوی)

(وفات ۱۲۸۵ ہجری)

صلی اللہ علیہ وسلم

اظہارِ حق ہے طرزِ بیانِ رسولؐ میں
اللہ بولتا ہے زبانِ رسولؐ میں

تیرِ قضا کا ترکشِ حق میں قیام ہے
چلتا مگر ہے رکھ کے کمانِ رسولؐ میں

جیسے قمر ہے مہر کا پرتو لیے ہوئے
خالق کی شان دیکھیے شانِ رسولؐ میں

واعظ یہاں ہے سایۂ طوبیٰ کا ذکر ہیچ
وہ رِفعتیں ہیں سروِ رُوانِ رسولؐ میں

دیکھا جہاں نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے
مشہور وصف ہے یہ نشانِ رسولؐ میں

سب سے عزیز شے کی قسم کھائی جاتی ہے
سوگندِ رب ہے ہستی و شانِ رسولؐ میں

غالب ثنائے خواجہ خدا کے حضور کر
اِک وہ ہے صرف، مرتبہ دانِ رسولؐ میں

(غالب کی فارسی نعت کا منظوم ترجمہ)

○ ابرار کرتپوری ○

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت

اک رند ہے اور مدحتِ سلطانِ مدینہ
ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ

تو صبحِ ازل، آئینۂ حسنِ ازل بھی
اے صلِ علیٰ صورتِ سلطانِ مدینہ

اے خاکِ مدینہ تری گلیوں کے تصدق
تو خلد ہے تو جنتِ سلطانِ مدینہ

ظاہر میں غریب الغربا پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطانِ مدینہ

اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروفِ عبادت
دیکھوں میں درِ دولتِ سلطانِ مدینہ

اس اُمتِ عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا
نازک ہے بہت غیرتِ سلطانِ مدینہ

کچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ

جگر مرادآبادی

وفات ۱۳۷۹ھ

نعت صلی اللہ علیہ وسلم

ہے سجدۂ آدم یہ ترے نام کی تحریر
تو حرفِ دعا ہے مرے مولا مرے آقا

گرداب بلا میں ہے مرا نام سفینہ
تو موج کُشا ہے مرے مولا، مرے آقا

اس حدِ مکانی سے گزر کر ترا نغمہ
میں نے بھی سنا ہے مرے مولا، مرے آقا

بکھرے ہوئے لمحوں میں سلامت ہیں دل و جاں
یہ تیری عطا ہے مرے مولا، مرے آقا

جو لمحہ تری یاد سے آباد ہوا ہے
اک کنجِ حرا ہے مرے مولا، مرے آقا

تسکینِ دل و جاں کی ہر اک صورتِ مطلوب
طیبہ کی ہوا ہے مرے مولا، مرے آقا

وہ گنبدِ خضرا کے قریں طائرِ تنہا
کشفی کی نوا ہے مرے مولا، مرے آقا

مولانا ابو الخیر کشفی
کراچی، پاکستان

گفتۂ اُو۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر بات اک صحیفہ تھی اُمّی رسولؐ کی
الفاظ تھے خدا کے، زباں تھی رسولؐ کی

وحدانیت کے پھول کھلے گرم ریت سے
دی سنگِ بے زباں نے گواہی رسولؐ کی

بہبودی و فلاح کے جگنو نکل پڑے
تاریکیوں میں جب کھلی مٹھی رسولؐ کی

پرچم تھی نقشِ پا کے، ستاروں کے ہاتھ میں
گزری جو کہکشاں سے سواری رسولؐ کی

سیڑھی لگائے عرشِ خدا پر نبی کی یاد
چلتی ہے سانس، تھام کے انگلی رسولؐ کی

دیکھیں گے میرے سر کی طرف لوگ حشر میں
چمکے گی تاج بن کے، غلامی رسولؐ کی

پہلا قدم ازل ہے، ابد آخرِ سفر
پھیلی ہے کائنات پہ، ہستی رسولؐ کی

کھلتے ہیں در کچھ اور مظفرؔ شعور سے
کرتا ہوں جب میں بات خدا کی، رسولؐ کی

مظفرؔ وارثی (پاکستان)

نعت صلی اللہ علیہ وسلم

کاش گردِ رہِ مہتاب حرا ہو جاؤں
میں بھی ظلمت میں ستاروں کی ضیا ہو جاؤں
اِس طرح سر کو جھکاؤں کہ وہ در جھوم اٹھے
اِس قدر اُس کو پکاروں کہ صدا ہو جاؤں
کہیں بیٹھوں تو انھیں کا ہو تصور دل میں
کبھی بولوں تو سراپا میں ثنا ہو جاؤں
جی میں آتا ہے کہ اُس نام کی خوشبو لے کر
سارے عالم میں پھروں بادِ صبا ہو جاؤں
کوئی صورت تو نکل آئے رسائی کی مری
اب یہ ارمان ہے میں حرفِ دعا ہو جاؤں
اِس قدر ڈوب کر آئینۂ مسرت دیکھوں
ان کے کردار کی خود ایک ادا ہو جاؤں
کاش اُس نعت کی توفیق خدا دے اظہر
اُن کے ہاتھوں سے سرافراز ردا ہو جاؤں

اظہر عنایتی

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(حضرت سیدنا حسان بن ثابتؓ)

○

اُردو ترجمہ

نہیں دیکھا مری آنکھوں نے کوئی تجھ سے حسیں!
تجھ سا اجمل کسی عورت نے کیا پیدا کہیں؟
اپنی مرضی کے مطابق تو ہوا ہو جیسے
تیری ہستی میں ذرا عیب، کمی، کوئی نہیں!

○ [illegible] ○

کتاب ہٰذا " **مِدحت** " میرے نعتیہ کلام کا دوسرا مجموعہ ہے۔ اس میں ایک حمد اور بیانوے ۹۲ نعتیں شامل ہیں۔ ان نعتوں کے کہنے کی تحریک بزرگ شاعر انیس العصر مہدی نظمی مرحوم سے ملی جنھوں نے غالب کی زمینوں میں نوحے کہے تھے اور ان کو کتابی شکل میں شائع کیا تھا۔ ان کے علاوہ جناب مسلم انصاری کی بھی ایک کتاب شائع ہوئی جو مسلم صاحب کی ان غزلیات کا مجموعہ ہے جو غالب کی زمینوں میں کہی گئی ہیں۔

اس کم ترین اور حقیر نے بھی غالب کی زمینوں و مصرعوں پر نعتیہ کلام کہنے کی جسارت کی ہے۔ بہرحال " مدحت " سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ایک حقیر ذرۂ بے مقدار کی طرف سے منظوم خراج نعت اور نذرانۂ عقیدت ہے۔ خدائے برتر اس نذرانۂ عقیدت کو جو " مدحت " کی شکل میں پیش ہے، قبول فرمائے اور قارئین کرام اور اس حقیر کو اپنے حبیب پاک کی محبت اور لطفِ بیکراں سے نوازے۔ اور حقیر کی اِس کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے، آمین۔

میں خود کو خوش نصیب تصور کرتا ہوں کہ مجھے اپنے بزرگوں کی دعائیں حاصل رہی ہیں بالخصوص اپنے عم محترم الحاج مولانا قاضی سجاد حسین رح کی دعاؤں کو اپنے لیے نعمتِ خداوندی تصور کرتا ہوں۔ گو اب میں ان کی مزید دعاؤں سے محروم ہو گیا ہوں۔ لیکن مجھے یقینِ کامل ہے کہ میری والدہ و والد کی دعائیں اور مولانا قاضی سجاد حسین رح کی دعائیں تاعمر مجھ پر سایہ فگن رہیں گی۔ خدائے برتر ان حضرات کی مغفرت فرمائے اور ان کے مدارج بلند فرمائے۔ آمین ــــ جناب شہاب جعفری، جناب خلیق ٹونکی اور جناب نسیم عباسی کا ممنون ہوں کہ ان حضرات کا تعاون اور مشورے مجھے حاصل رہتے ہیں۔

قارئینِ کرام سے دعاؤں کا طالب

احقر:

غلامِ غلامانِ شہِ ابرار

ابرار کرت پوری

۹۳۔ بستی حضرت نظام الدین، نئی دہلی ۱۳

تیرے نام

کوئی موضوع ہو کوئی مضمون
میری ہر اک کتاب تیرے نام
ماں! رگوں میں مری ہے خون ترا
میرا ہر انتساب تیرے نام

اسرارکرت پوری

غالب کے مصرعہائے طرح جن پر حمد اور نعتیں کہی گئی ہیں

ص : ۵۰ — ص ۵۴ تا ۱۴۳

حمد : کھل گئی مانند گل سو جا سے دیوار چمن ——— **نعتیں** :

جل شانہ

حمد

غنچہ و گل سبزۂ رنگین اور خارِ چمن
تیری قدرت کے امیں ہیں سب یہ شہکارِ چمن
صبح کا منظر تری صنعت کا شہکارِ حسیں
جلوۂ روشن کا اک پرتو ہیں انوارِ چمن
سب کی قسمت اور ضرورت تیری نعمت تیرا رزق
تیری رحمت بیکراں ہے اے نگہدارِ چمن
کیسے سمجھے میری بینائی رموزِ کائنات
یوں تو کرتی ہیں یہ آنکھیں روز دیدارِ چمن
اے خدا ہیں بالیقیں تیری بہت اعلیٰ صفات
ہر صفت ہے دم قدم پر محوِ دربارِ چمن
تیرے ادنیٰ جلوۂ نوریں کی لائے تاب کون
میں ہوں اِک محدود ذرّہ اے جہاندارِ چمن
تو جسے تسکین کی توفیق دے تیرا کرم
قادرِ مطلق! ہے بیشک تو سکوں بارِ چمن

محمد صلى الله عليه وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

ارتقا کا، روشنی کا، خواب کا، تعبیر کا
دینِ احمد راستہ ہے سربسر تعمیر کا

روشنی کی منزلیں پنہاں علومِ نو میں ہیں
ہے حصولِ علم و دانش راستہ تنویر کا

آئیے اب چاند تاروں پر کمندیں ڈال دیں
آیۂ قرآں میں ہم کو حکم ہے تسخیر کا

عظمتِ انساں بھی ہے معراج کی بے مثل شب
اور کمالِ ارتقا سائنس کی تدبیر کا

سب کتابوں سے بشارت جن کے آنے کی ملی
نام احمدؐ ہے ہمارے صاحبِ تطہیر کا

آپ کے کردار کا سکّہ جما ہے ہر طرف
دو جہاں میں غلغلہ ہے خُلق کی تاثیر کا

بھیجتا ہے خالقِ اکبر محمدؐ پر درود
ہے علم اونچا مرے سرکار کی توقیر کا

صلی اللہ علیہ وسلم

جب مدینے کا سفر یاد آیا
ابو ایوبؓ کا گھر یاد آیا

جب کبھی کفر کا شر یاد آیا
اُنؓ کا دل اُنؓ کا جگر یاد آیا

درس و تدریس کی جب بات چلی
علم و حکمت کا نگر یاد آیا

پھول مہکے کبھی منظر بہکے
گیسوؤں والا اگر یاد آیا

جب ہوئیں ساری فضائیں مسموم
رحمتوں کا وہ شجر یاد آیا

جن کو درکار تھی رحمت کی نظر
اُن کو وہ لطف نظر یاد آیا

شر بڑھا جب بھی بشر کا ابرار
پھر وہی فخرِ بشر یاد آیا

صلی اللہ علیہ وسلم

اس کو پسند اپنے نبی کا درود تھا
خوش بادشاہِ مملکتِ ہست و بود تھا
آثار رسولِ پاکؐ کا دنیا میں جود تھا
ہر ذرّہ کائنات کا محوِ درود تھا
اسلام کے حصار میں وہ مفتخر ہوا
انسان اس سے پہلے جو ننگِ وجود تھا
تعلیم و ارتقا کی کھُلی راہِ بیکراں
ٹوٹا وہ، زندگی پہ جو طاری جمود تھا
اب اس پہ رشک کرنے لگے اہلِ کائنات
انسان جو اسیرِ رسوم و قیود تھا
درسِ نبی سے ہو گئی روشن یہ کائنات
چھٹتا گیا جو کفر کی ظلمت تھی، دود تھا
وردِ درود مرضیٔ خلاقِ دوجہاں
ابرار نعت گوئی میں کس درجہ سود تھا

✿

صلی اللہ علیہ وسلم

شکر، اہلِ ایماں نے اپنا مدعا پایا
دینِ حق کی تابانی، درسِ مصطفےٰ پایا

کفر و جہل کی سازش، ہر قدم پہ تکلیفیں
لمحہ لمحہ آقا کا، صبر آزما پایا

روز اِس سعادت پر فخر ناز سے فرما
تو نے پائے احمد کا لمس اے حِرا! پایا

نقشِ پائے احمدؐ کو جس نے چوما آنکھوں سے
آپ کی شفاعت کا اُس نے آسرا پایا

کائناتِ انسانی، اس پہ فخر کرتی ہے
جس نے عشقِ احمدؐ کا دردِ لا دوا پایا

تذکرے کو آقا کے رب نے کر دیا اونچا
ہم نے صاف قرآں میں یہ لکھا ہوا پایا

ہوں مَلک، کہ جن و انس وہ تو سب کے ہیں ابرار
رحمتِ دو عالم کا سب نے آسرا پایا

صلی اللہ علیہ وسلم

خدائے پاک کو وہ ذہن اور وہ دل پسند آیا
جسے اسلام کا وہ رہبرِ کامل پسند آیا
ہوئیں آسانیاں حاصل وہ جس کے فیض سے ہمکو
ہماری رہبری کرنے کو وہ مشکل پسند آیا
معزز کر دیا عورت کو جس کی آمد آمد نے
ہر اِک انسان کو وہ منصف و عادل پسند آیا
غریبوں اور بیواؤں کا حق ان کو ادا کیجے
انھیں فرمان یہ، جو حق پہ تھے مائل پسند آیا
خدائے دو جہاں نے اس طرح چاہا محمدؐ کو
صداقت کا جو ان کی ہو گیا قائل پسند آیا
وہ اپنی ارضِ اقدس پر بلالیں گے یقیناً ہی
اگر ان کو کبھی ابرار سا بسمل پسند آیا

صلی اللہ علیہ وسلم

اوّلیں حق و صداقت کا وہ عنواں نکلا
اس کا کردارِ مبیں شارحِ قرآں نکلا

بوئے ایماں سے مہک اٹھّا زمانہ آخر
ایک دن آیا، سبھی کفر کا طوفاں نکلا

کفر سے مل گیا چھٹکارا بہ فیضِ مرسلؐ
جو نظر آتا تھا مشکل وہی آساں نکلا

چاہے قتلِ شہِ دیں کے لیے آیا ہو مگر
ان کی محفل سے جو پلٹا وہ مسلماں نکلا

یوں تو سب صاحبِ عظمت ہیں مگر میرا رسول
مرتبے میں اے خوشا، رشکِ رسولاں نکلا

عاقبت کیلیے موجود تھا یہ زادِ سفر
فیضِ سرکار سے میں صاحبِ ایماں نکلا

صلی اللہ علیہ وسلم

حضرتِ محمدؐ سا نیک رہ نما پایا
یعنی اہلِ ایماں نے اپنا مدعا پایا
ضابطۂ تو جینے کا آپ لے کے آئے تھے
اُس کے فیضے کا لیکن سب نے سِلسلہ پایا
افضلِ بشر ہیں وہ اور مُرسلِ خاتم
نور اُن کا اوّل سے تا بہ انتہا پایا
جس نے اُن کا رُخ دیکھا اس نے خود کو پہچانا
صاحبِ رسالت کو ہم نے آئینہ پایا
حضرتِ محمدؐ سے دشمنی کے بدلے میں
بولہب نے لعنت کا ایک سلسلہ پایا
ہم ہیں اُمّتی اُن کے، ہم کو یہ فضیلت ہے
ہم نے راہ بر اپنا، فخرِ انبیا پایا

صلی اللہ علیہ وسلم

ضامنِ بخششِ امّت کوئی ھادی نہ ہوا
ایسا بے مثل تو در منزلِ تقوی نہ ہوا
انبیا پر یہ فضیلت ہے مرے آقا کو
حاملِ ختمِ نبوّت تو کوئی بھی نہ ہوا
ثانئ احمدِ مرسل نہیں کوئی، سچ ہے
ان کا فرمان کہاں وجہِ تسلّی نہ ہوا
رشک کرتا ہے زمانہ مرے آقا تم پر
ایسا دنیا میں کوئی صاحبِ تقوی نہ ہوا
کب سے حسرت ہے کہ ہو دیدِ جمالِ احمد
خواب اب تک کوئی شرمندۂ معنی نہ ہوا
مصلحت ہوگی کوئی پیشِ یقیں ہے مجھ کو
ان کے ابرار کو جو فیضِ تجلّی نہ ہوا

صلی اللہ علیہ وسلم

ایماں کی شاہراہ میں یکتا تھا فرد تھا
وہ مفتخر جو آپؐ کے قدموں کی گرد تھا
ایماں سے شاد تھے کہ اُسی کا طفیل ہیں
آمد سے جس کی کفر کا رُخ زرد زرد تھا
تھے بالیقین رحمتِ عالم، مگر فزوں
آقائے نامدار کو انساں کا درد تھا
کفار ظلم ڈھاتے تھے لیکن مرا رسولؐ
ظلمت سے اور کفر سے محوِ نبرد تھا
طوفان بن گیا جو ملی بیعتِ رسولؐ
جوشِ یقیں جو کفر کی ظلمت سے سرد تھا
اس کے لیے تھیں وقت کی سب شادکامیاں
سالارِ بے مثال یگانہ وہ مرد تھا

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ ہو تعظیم سے پھر کس لیے سر آج خم میرا
حبیبِ ربِ اکرم ہے نبی محترم میرا
نہ تختِ قیصر و کسریٰ نہ کیفِ جامِ جم میرا
ہوں افضل ہے نگاہِ خاصِ احمد کا کرم میرا
خدایا لاج رکھنا امتی ہوں میں محمد کا
انھیں کے نام سے سب عظمتیں میری بھرم میرا
کیا جب دین کو اکمل تو آقا نے یہ فرمایا
رہے گا حشر تک رہ بر، ہر اک نقشِ قدم میرا
مجھے ابرار نسبت ہے رسولِ پاک سے اتنی
کہ اشکِ بیکرانِ خاص سے دامن ہے نم میرا

صلی اللہ علیہ وسلم

فکر میں الفاظ کا جب مخزنِ گوہر کھلا
مدحتِ سرکار میں اشعار کا دفتر کھلا
گیسو و رخسار کا پاکیزہ تر منظر کھلا
جلوتِ تخئیل میں گویا اِرم کا دَر کھلا
رفتہ رفتہ سب کے سب ہوتے گئے حق آشنا
جتنا کردارِ محمدؐ اہلِ باطل پر کھلا
بخششِ امت کا اس نے کر دیا حق سے سوال
کھلتے کھلتے ذوالمنن سے جب وہ دیدہ ور کھلا
جستہ جستہ پیشِ خدمت کر دیے احوالِ زار
رفتہ رفتہ روبرو سرکار کے احقر کھلا
مدحتِ احمدؐ کے لے آیا ستارے توڑ کر
فکر کے شاہین کا ابرار جب شہپر کھلا

صلی اللہ علیہ وسلم

کس لیے نہ ہو آخر بخت ضوفشاں اپنا
رحمتِ دو عالم ہیں، جب کہ سائباں اپنا

ہم بشر ہیں آفاقی ان کے اُمّتی ٹھہرے
ہر زمیں، زمیں اپنی اور آسماں اپنا

ہم خدا کے بندے ہیں اور ان کے شیدائی
ایک ہی زباں اپنی ایک ہی بیاں اپنا

خلد کی تمنّائیں، کیوں یقیں نہ بن جائیں
مائلِ شفاعت ہے ان سا مہرباں اپنا

منزلیں قدم چومیں ہم درِ ارم چومیں
رہبرِ صداقت ہے، فخرِ رہبراں اپنا

ہم غلامِ احمد ہیں، یعنی رشکِ سرمد ہیں
اُن کا عشق ہے یارو آج امتحاں اپنا

روح کیوں نہ ہو سرشار اور چشم گوہر بار
ذکرِ احمدِ مرسل ہے قرارِ جاں اپنا

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت بننا تو کبھی ، وقفِ ثنا ہو جانا
ذکرِ آقا تو مرے دل کی صدا ہو جانا

آج میں عشقِ محمدؐ میں ہوا ہوں مدہوش
بابِ رحمت تو مری سمت کو وا ہو جانا

یادِ احمدؐ میں جو نکلے دُرِ یکتا بن جائے
یوں تو آنسو کا مقدر ہے فنا ہو جانا

باعثِ رشکِ رسولاں مرے آقا ٹھہرے
ان کو حاصل ہوا محبوبِ خدا ہو جانا

ذکر اُن کا مری ہر نعت کے اشعار میں ہے
اُن کا ممکن ہی نہیں دل سے جدا ہو جانا

بادشاہی کی طلب ہو جسے اتنا سمجھے
راس آئے گا اسی در کا گدا ہو جانا

دل سے رکھ سرور و آقا سے شفاعت کی امید
تجھ سے ممکن ہے اے ابرارؔ خطا ہو جانا

صلی اللہ علیہ وسلم

ہونا صداقتوں کا تحفظ ضرور تھا
جب سائباں رسولؐ کا دامانِ نور تھا
تطہیر اس کی کردی رسالت مآبؐ نے
ذہنِ بشر میں بند جو نورِ شعور تھا
رکنا وہ ساعتوں کا شبِ التفات میں
سائنس کے کمال کا محکم ظہور تھا
اسلام ان کے واسطے قسمت کیا گیا
لازم وہ جن کے بخت میں لطفِ حضور تھا
اللہ رے نگاہ رسالت مآبؐ کی
صادق وہ بن گیا جو حقیقت سے دور تھا
سرکار لائے علم و خرد کا پیامِ راست
انسان ورنہ عقل و صداقت سے دور تھا
اس نے وقار بخشا بشر کے دماغ کو
وہ شہرِ علم و حکمت و فہم و شعور تھا

صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ احمدؐ جہاں تقریر کا عنواں ہوتا
اہلِ اُمّت کی سماعت میں چراغاں ہوتا

جب یہ دل مائلِ تقلیدِ بزرگاں ہوتا
کیوں نہ توصیفِ نبی سے مرا درماں ہوتا

زلف و رُخ کی جو کہیں دید کا اِمکاں ہوتا
جذبۂ عشق بصد ناز غزل خواں ہوتا

ان کے دیدار کی بس ایک جھلک کافی تھی
لمحۂ پاک وہی رشکِ بہاراں ہوتا

مرسلِ دینِ مبیں کی کرے مدحت ہردم
جب بھی ہوتا مرے دل کو یہی ارماں ہوتا

نعت گر ان کو سنا دیتا درِ اقدس پر
نجم ابرار کی قسمت کا فروزاں ہوتا

صلی اللہ علیہ وسلم

جس کا دل نذرِ مصطفٰے نہ ہوا
وہ صداقت سے آشنا نہ ہوا

ان کی یاد، ان کا ذکر، ان کا خیال
کوئی دل سے کبھی جدا نہ ہوا

رحمت و مرجعِ خواص و عوام
میرے آقا کا آستانہ ہوا

ان سے میرا سلام جا کہتی
تجھ سے اتنا بھی اے صبا نہ ہوا

اک حقیقت ہے یہ، بہ فیضِ رسولؐ
کس گھڑی کیا ہمیں عطا نہ ہوا

ہے توقّف مجھے بُلانے میں
یہ بھی تو لطفِ دلبرانہ ہوا

اب کے بھی تم یہیں رہے ابرار
ارضِ طیبہ کو دِل روانہ ہوا

صلی اللہ علیہ وسلم

معرفت آپ کی وہ واقفِ یزداں ہونا
بختِ اُمّت کی ہوا صاحبِ ایماں ہونا

آئے جبریلِ امیں وحیِ مُنزّل کے قریں
یاد ہے تجھ کو حرا، لمحوں کا حیراں ہونا

عام انساں پہ فضیلت کا شرف کیا معنی
ان کو حاصل ہے رسولوں میں نمایاں ہونا

رحمت و خیرِ دو عالم ہیں ہمارے آقا
ان کی ہر بات میں ہے خیر کا اِمکاں ہونا

حُسنِ احمدؐ کا اگر وصف ہو منظور تجھے
اے تغزّل مرے شعروں میں نمایاں ہونا

پڑھیے اُس ذاتِ مقدّس پہ درود اور سلام
آپ چاہیں جو کسی کام کا آساں ہونا

صلی اللہ علیہ وسلم

جو نقشِ پا نبی کا سرِ رہ گذار تھا
بے شک نویدِ آمدِ فصلِ بہار تھا
میرے دماغ و دل میں اُنھیں کا وقار تھا
میں ان کو بھول سکتا یہ کب اختیار تھا
سرکارؐ کے جمال سے روشن تھی کائنات
ہر ذرّہ اس جہان کا تنویر بار تھا
اصلاحِ وقت کے لیے آئے رسولِ پاکؐ
جس دم جہاں میں جہل تھا اور انتشار تھا
خالق نے اس کو تاجِ رسالت عطا کیا
جو سب سے بڑھ کے نیک تھا با اعتبار تھا
یہ بھی ہوا ہے یاد میں اُن کی بہ فیضِ عشق
بیدار میں ہوا تو بہت اشکبار تھا
ابرار ذہن و فکر کو مسرور کر دیا
ان کا خیال بھی تو بہت مشکبار تھا

صلی اللہ علیہ وسلم

مطلق جہاں میں رہبرِ منزل نہیں رہا
آئے رسول جب کوئی کامل نہیں رہا
ماہ و نجوم، شمس، زمیں اور کہکشاں
کس کس میں نور آپ کا شامل نہیں رہا
دل سے ہیں فیضِ لطفِ محمدؐ کی چاہتیں
کیا زندگی کا لطف اگر دل نہیں رہا
سارے جہاں میں نورِ محمدؐ ہے جلوہ گر
کہتا ہے کون وہ مہِ کامل نہیں رہا
ثانی نہیں ہے کوئی رسالت مآبؐ کا
اُن کا جہاں میں کوئی مماثل نہیں رہا
اشرف ہیں آپ سارے زمانے میں بالیقیں
کوئی کہیں نبی کا مقابل نہیں رہا

صلی اللہ علیہ وسلم

ادا کا ان کی ہے اظہار کیا کیا
چمن کیا پھول کیا رقصِ صبا کیا
منوّر ہیں مطہّر ہیں محمدؐ
حقِ توصیف ہو ہم سے ادا کیا
خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ
کروں گا میں ثنائے مصطفٰے کیا
نوازے گا مجھے اللہ اک دن
وہ راحم ہے کروں میں التجا کیا
خدایا میں غلامِ مصطفٰے ہوں
بجز رحمت ہو اب میری دوا کیا
سلام ان پر، درود ان پر ہو ہر دم
مری سوغات ہو اس کے سوا کیا
ہوں اُن کا امّتی ہے فخر مجھ کو
بھلا ابرار میرا پوچھنا کیا

صلی اللہ علیہ وسلم

آ پہونچا شہرِ مرسلؐ اُمت نواز کا
چمکا نصیب گویا جبینِ نیاز کا

ان کو کریں گی منزلیں ہر گام پر سلام
چوما کریں گے نقش جو اُس پائے ناز کا

قرآں پڑھیں رسولؐ کا کردار دیکھ لیں
جن کو نہیں ہے علم نشیب و فراز کا

دینِ محمدی کو یہ حاصل ہیں عظمتیں
محمود ہم زبان یہاں ہے ایاز کا

آنکھوں سے میں لگا لوں سعادت اگر ملے
ہر ذرّہ محترم ہے زمینِ حجاز کا

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے روبرو جو قسمت سے جمالِ یار ہوتا
کبھی زلف و رُخ کو تکتا تو کبھی نثار ہوتا
میں مدینے کی طرف جو سرِ رہ گذار ہوتا
کبھی بے قرار ہوتا، کبھی اشک بار ہوتا
وہی تشنگی کا عالم، وہی فاصلے مسلّم
میں مدینے جا پہونچتا اگر اختیار ہوتا
وہی معتبر تریں ہے، مرا فیصلہ تھا اور ہے
کوئی کیفیات ہوتیں یہی اعتبار ہوتا
ہیں مشامِ جاں معطّر میں درود پڑھ رہا ہوں
ہے وہ دل میں جب مکیں تو نہ کیوں مشکبار ہوتا
جو نقوشِ پائے احمدﷺ کو مژہ سے چوم لیتا
وہی سربلند ہوتا، سرِ افتخار ہوتا

صلی اللہ علیہ وسلم

دیانت، خُلقِ احسن اور کردارِ مبیں پایا
رسول اللہؐ کو کفار نے صادق امیں پایا
وہ قرآں لے کے آئے معتبر، امّت نے دیں پایا
انھیں سے ہم کو ایماں مل گیا سب نے یقیں پایا
عُلومِ نو نے پائی تقویت جس کے توسط سے
اک ایسا انقلابی، رہبرِ دینِ مبیں پایا
وہ ربُّ العالمیں ہے اس کے سب محتاج ہیں لیکن
شرف ہم کو ہے ہم نے رحمۃ للعالمیں پایا
ضعیفہ گٹھری والی یا جذامی حلوے والا ہو
مزاجِ پاکِ احمدؐ سب نے راحت آفریں پایا
عمل اور علم سے روشن کیا جس نے زمانے کو
وہ شہرِ علم ہم نے افتخارِ راستیں پایا
فضیلت ہم کو اے ابرار ساری امتوں پر ہے
رسولِ محترمؐ ہم نے جو فخرِ مرسلیں پایا

صلی اللہ علیہ وسلم

ان کو شرف جہان میں ہے امتیاز کا
ہے فیصلہ بحقِ نبیؐ کارساز کا
اِنسان اِرتقا کی طرف ہو رواں دواں
ہے درس اور پیام یہ اُمت نواز کا
وہ خوش نصیب ہے جسے دیدار ہو نصیب
رُخ کا جبیں کا، چشم کا، زلفِ دراز کا
چومے نقوشِ پائے رسالت مآب کو
ارمان ہے یہ میری جبینِ نیاز کا
اللہ اور رسولؐ کی طاعت پہ ہو یقیں
ہے حکم سب کے واسطے بندہ نواز کا
ابرار حد نہیں ہے نبی کے عُروج کی
وہ رب کے ہیں حبیب انھیں حق ہے ناز کا

صلی اللہ علیہ وسلم

زمانہ اس کا خدا کی قسم غلام رہا
وہ جس کے دِل میں محمدؐ کا احترام رہا

کتابِ حق کی ہے تفسیر سیرتِ اقدس
رہِ حیات میں رہبر مہِ تمام رہا

حضورِ سرورِ عالمؐ جو لے کے آئے تھے
سبھوں میں اشرف و اعلیٰ وہی نظام رہا

کُل عالمیں کے لیے آپ رحمتِ خالق
رسولِ پاک کا دنیا پہ لطفِ عام رہا

یہ بات حق ہے رسالت مآب کا ہر دم
وہی عمل بھی رہا، ان کا جو کلام رہا

دلوں پہ اہلِ زمانہ کے اُس نے کی شاہی
بصد خوشی مرے آقا کا جو غلام رہا

جو ہم پہ ہو نہ سکا لُطفِ خاص اے ابرار
ہمارا جذبۂ الفت کہیں تو خام رہا

صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ پاکِ احمد ہے آج امتحاں اپنا
یوں قلم اٹھا بیٹھے، رب ہے ہم زباں اپنا

اُن کے نامِ نامی سے بخت ضوفشاں اپنا
اُمتی جہاں ان کے، ہے وہیں جہاں اپنا

مدحتِ رسولِ پاک، ہو کہیں مبارک ہے
محترم ہے وہ بے شک، جو ہے ہم زباں اپنا

شان و رفعتِ انساں کہہ گئی شبِ معراج
تا بہ منتہیٰ پہونچا شاہِ انس و جاں اپنا

کاش نعتِ احمد کا اِتنا فیض ہو جائے
مجھ کو کہہ دیں شیدائی شاہِ دوجہاں اپنا

حاضری کے کچھ لمحے رب سے مانگ لوں گا میں
ہند سے مدینے تک وہ ہے پاسباں اپنا

شاد کام ہو جاؤں ہو رواں اگر ابرار
بحرِ عشقِ احمد ﷺ میں کاش کارواں اپنا

✻

صلی اللہ علیہ وسلم

اُس کے قدموں میں جھکی شاہی، وہ اک رہبر ہوا
جو عقیدت سے غلامِ ساقیِ کوثر ہوا
ہائے وہی نورِ ازل جب حُسن کا پیکر ہوا
شکلِ احمدؐ میں حبیبِ داورِ محشر ہوا
آپ کے کردار کا حُسنِ صداقت دیکھ کر
کیسا ایماں سے کفر تک حیران اور ششدر ہوا
بخت روشن ہو گیا رشکِ سکندر ہو گیا
جس کے تصوّر میں نہاں وہ نور کا پیکر ہوا
ناز ہے مجھ کو رسولِ پاکؐ پر، وہ بالیقیں
ساری مخلوقات میں ارفع ہوا اکبر ہوا
مل گئی اس کو بصیرت اور خرد کی روشنی
جس کی جانب کو محمدؐ کا رُخِ انور ہوا
پیار ہو انسان کو انسان سے ہر حال میں
سارے عالم کے لیے یہ درسِ پیغمبرؐ ہوا

صلی اللہ علیہ وسلم

بخت ہو جائے گا ابرارؔ فروزاں میرا
اُن کے دامن سے جو بندھ جائے گا داماں میرا

تب یقیں ہے مجھے، دل کھنے کے قابل ہو گا
اُن کی اُلفت میں جو دل ہو گا فروزاں میرا

ہر نفس کیسے زباں پر نہ محمدؐ آئے
معترف اُن کا ہے ہر تارِ رگِ جاں میرا

مجھ سے عاشق کو تو بس ایک نظر کافی ہے
اُن کا ادنیٰ سا اشارہ بھی ہے درماں میرا

اُن کے اعزاز میں میں فکرِ سخن کرتا ہوں
لِلّٰہ الحمد تخیّل ہے غزل خواں میرا

صاحبِ نورِ رسالت پہ درود اور سلام
چاہتا ہے یہی بس مالک و رحماں میرا

لطفِ آقا پہ ہے موقوف یقیناً ابرارؔ
ورنہ میں اور کہاں بختِ درخشاں میرا

صلی اللہ علیہ وسلم

محبت اُس کا منشا ہے، صداقت ہے پیام اُس کا
ہے لازم اہلِ عالم پر یقیناً احترام اُس کا

ہے دینِ فطرتِ رب جس کو ہم اسلام کہتے ہیں
کیا بہرِ رسالت اس نے خود تجویز نام اُس کا

وہ منشائے الٰہی کے سوا کچھ بھی نہیں کہتا
کلام اللہ کی تفسیر ہے بے شک کلام اُس کا

ہر اِک کم زور پر رحم و کرم اُس کا عمل ٹھہرا
سراپا لطف و رحمت ہے وہ، رحمت ہے نظام اُس کا

عمل پیہم شعارِ آدمی ہو، وصفِ انساں ہو
زمانے کو بتا دو درسِ حکمت اور پیام اُس کا

اٹھائیں زحمتیں اور گالیوں پر بھی دعائیں دیں
تحمّل صبر کا تو وصف ہے بے شک مقام اُس کا

میں اس کا چاہنے والا ہوں اے ابرارؔ نازاں ہوں
زمیں اُس کی، زماں اس کا خدا ہے لاکلام اس کا

صلی اللہ علیہ وسلم

باندھا اسلام کا خالق نے جبیں پر سہرا
اے محمدؐ ہو مبارک یہ منور سہرا

صاحبِ نورِ رسالت کی جبیں پر آیا
خوشبوئے وحدتِ ربی سے معطر سہرا

پایا احمدؐ نے شرف وہ، جو کسی کو نہ ملا
شبِ معراج بندھا نور کا اطہر سہرا

لائے جبریلِ امیں حق کا پیامِ خوش کام
تھی رضا حق کی، مقرر تھا یہ برتر سہرا

کتنے سہروں سے نوازے گئے میرے آقا
بہرِ امت ہے شفاعت کا مقرر سہرا

میرے آقا کو درودوں کی ملیں سوغاتیں
سارے سہروں میں ہوا اشرف و افسر سہرا

اپنے ابرار کو اب اذنِ حضوری دیجے
میرے سرکار! ہو اتنا تو مرے سر سہرا

صلی اللہ علیہ وسلم

تو اُمتی ہے، عمل کر، نہ دستِ برتر کھینچ
ہے وقتِ جہد، بڑھا اب جہاز لنگر کھینچ

نظر نبیؐ سے ملا، اپنا امتحان تو لے
قرار نامۂ تبدیلیٔ مقدر کھینچ

ہیں کائنات کے سردار ساقیٔ کوثر
چل اُن کی راہ پہ اور انتظارِ ساغر کھینچ

وہ جس کی زُلفوں میں ساون عقیدتوں کے ملیں
تو اپنے شعروں میں مہکا ہوا وہ پیکر کھینچ

رُخ و جبین پہ روشن ہو آفتابِ یقیں
سراپا نور کا اِک پیکرِ منوّر کھینچ

بہ شانِ احمدِ مُرسل تو نعت کہہ ابرار
رہِ سخن میں لکیرِ شعورِ بہتر کھینچ

ہے وہی رندِ مئے گلنارِ دوست
جو بہ ہر لمحہ رہے سرشارِ دوست
صورتِ نقشِ قدم ہیں ہر طرف
عالمِ ایماں میں انوارِ دوست
ہر بشر کے واسطے اُس کا پیام
ہر زمیں ہے بالیقیں گلزارِ دوست
کوششیں فکر و عمل کی چاہئیں
راہ بر ہے ہر گھڑی کردارِ دوست
صبر کی اُن کے نہیں ملتی مثال
قابلِ صد رشک ہے ایثارِ دوست
دینِ حق، کارِ رسالت، انقلاب
ہر عمل ہے بالیقیں شہکارِ دوست
الغرض تفسیرِ قرآنِ مبیں
سیرتِ بے مثل اور اطوارِ دوست

صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ کے اوصاف و رفعت سلامت
رسولِ مکرم کی عظمت سلامت

رہیں گام زن اُن کے نقشِ قدم پر
ہمارے لیے پاک سیرت سلامت

ہر اِک رہ روِ حق کے ذہن اور دل پر
حبیبِ خدا کی حکومت سلامت

رہے اپنے آقا کی ہم سب پہ شفقت
شفاعت کا اعزازِ امت سلامت

دعا کیجیے بارگاہِ خدا میں
یہ اسلام یہ دینِ فطرت سلامت

دُرود ہر گھڑی رحمتِ عالمین پر
برائے جہاں وصفِ رحمت سلامت

شرف نعت گوئی کا تجھ کو ہے حاصل
اے ابرار تیری یہ عادت سلامت

صلی اللہ علیہ وسلم

آقا نے کر کے پرچمِ جود و سخا بلند
انساں کے واسطے کیا دستِ دعا بلند

محبوبِ حق کے لطف و کرم سے ہوا بلند
انسان اُن سے پہلے تو ایسا نہ تھا بلند

اخلاق اور حُسنِ مروّت کے باب میں
ایسا نہ اِس جہان میں کوئی رہا بلند

جلووں سے اُس کے فلسفۂ روز و شب کھلا
جس جا رہا وہ سرو جسامت رہا بلند

دنیا و دیں میں ارتقا حاصل کرے بشر
نعرہ یہ حق کا خیرِ بشر نے کیا بلند

سدرہ نشین کر کے رسالت مآب کو
رب نے کیے مدارجِ خیرالوریٰ بلند

ہر لمحہ وقفِ نعتِ رسالت مآب رہ
ابرارؔ اُن کے وصف میں کر تو صدا بلند

صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کا ارشاد

گونجے گی وحدتِ خالق کی صدا میرے بعد
راہ بر ہیں مرے نقشِ کفِ پا میرے بعد

اب نہ آئے گا کوئی بارِ رسالت کا امیں
ختم ہے دورِ نبوت بخدا میرے بعد

ہو گئی دین کی تکمیل بصد شکرِ خدا
میرا کردار ہے منزل کا پتہ میرے بعد

ربِ اکرم! مری امّت کی حفاظت کرنا
خیر کی مانگے گا اب کون دعا میرے بعد

وحیِ اوّل کا تجھی کو تو شرف حاصل ہے
اور توقیر بڑھی تیری حرا میرے بعد

راہ تو میرے ہی اصحاب دکھائیں گے، مگر
مستند ہو گا فقط میرا کہا میرے بعد

خوب فرمایا اے ابرار شہِ بطحا نے
میرے اصحاب ہیں اب راہ نما میرے بعد

صلی اللہ علیہ وسلم

جو کرے پیار وہ رہے مہجور
بالیقیں ہے یہ عشق کا دستور
ہے خدا کا رسول لاثانی
پاک قرآں جس کا ہے دستور
خالقِ ذوالجلال نے کی ہے
آپ کی ذات نور سے معمور
پاس اپنے بلائیے آقا
یہ دعا کر رہا ہے اِک مجبور
میں کہ اِک ذرّہ حقیر ترین
مجھ کو توصیف کا کہاں ہے شعور
حسبِ توفیق ہر گھڑی لیکن
کچھ نہ کچھ وصف تو کروں گا ضرور
نعت کہہ تو رہا ہوں اے ابرار
اُن کی مدحت کا ہے کہاں مقدور

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ معجزۂ شقِ قمر سے ہے عیاں اور
ہے بس کہ محمدؐ کے اشارے کی زباں اور
احمدؐ سا کسی شخص کا کردار نہیں ہے
پاکیزگی اطوار کی ایسی ہے کہاں اور
یوں ذکرِ محمدؐ میں بڑا لطف ہے، لیکن
گر نعت پڑھی جائے تو بندھتا ہے سماں اور
اب کلمۂ اوّل کی لگے ضربِ مسلسل
پاکیزہ یہی وِرد ہو ہر سانس رواں اور
پھر سیرتِ احمدؐ کے کِھلیں پھول جہاں میں
عظمت کُھلے سرکار کی، اللہ میاں! اور
ہیں رحمتیں ابرار بہ ہر گام یہاں تو
یہ حق ہے کہ ہے اُمتِ مسلم کا جہاں اور

صلی اللہ علیہ وسلم

آقائے نامدار کو برتر کہے بغیر
منزل نہ پائے گا کوئی رہ بر کہے بغیر

ہو جائے جس پہ ایک نظر کیسے رہ سکے
وہ زندگی کو اپنی منور کہے بغیر

رحمت ہیں دو جہاں کیلئے آپ بالیقیں
بخشش نہ ہوگی آپ کو سرور کہے بغیر

کیا ذکر مومنوں کا ہو، کافر نہ رہ سکے
اُن کو امین و صادق و اطہر کہے بغیر

عظمت یہ ہے حضورؐ رسالت مآب کی
مومن رہے نہ خود کو مظفرؔ کہے بغیر

ہو لُطفِ کردگار تو بن جائیں سارے کام
آجاؤں کیسے آپ کے در پر کہے بغیر

صلی اللہ علیہ وسلم

ڈرتا ہوں اپنی پستیٔ کردار دیکھ کر
ہوں مطمئن تو اُن کو طرفدار دیکھ کر

دل منتظر تھے حُسنِ سراپا کی دید سے
راتیں تھیں مست زلفِ طرحدار دیکھ کر

ان کی خوشی تھی باعثِ صد رشک اصل میں
جو خوش تھے روئے احمدِ مختار دیکھ کر

غنچوں نے مسکرانے کی پائی ادائے خاص
سرکارؐ کا تبسّمِ دُربار دیکھ کر

سیکھیں مہ و نجوم نے بھی ضوفشانیاں
آقا کے رُخ پہ تابشِ انوار دیکھ کر

صابر، امین، صادق و انسانیت پناہ
حیراں تھا کفر عظمتِ سرکار دیکھ کر

اللہ رے نبیؐ کے صحابہ کا بختِ خاص
سب کو تھا رشک قربتِ سرکار دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر کفر ٹوٹا صدق کی تلوار دیکھ کر
سرکارؐ کا کلامِ گہربار دیکھ کر

خوش بخت ہیں جو ہو گئے ایماں سے سرفراز
لطفِ نگاہِ سیدِ ابرار دیکھ کر

باطل کے بُت جہاں بھی تھے تھرا کے گر پڑے
شمشیرِ حق کا زورِ شرربار دیکھ کر

روشن ہوا زمانہ چمن زار کِھل اُٹھے
میرے نبیؐ کا مصحفِ ضوبار دیکھ کر

کافر جو تھے وہ حق کی پناہوں میں آگئے
اللہ کے رسولؐ کا کردار دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ہمارے نبی کا ہے اعجاز
ہم ہیں سب اُمتوں میں سرافراز
رحمت و سائباں ہمارے لیے
کالی کملی ، ہوائے زلفِ دراز
ہیں وسیلے سے ہی محمدؐ کے
میرے حج و صیام ، میری نماز
رحمتِ عالمیں ! ہمارے لیے
آپ کا لُطف ہے نصیب نواز
وہ ہیں میرا یقیں اور ایماں
اے عقیدت ہو تیری عُمر دراز
جب ہو ذکرِ رسول اے ابرار
خم نہ ہو کیوں مری جبینِ نیاز

صلی اللہ علیہ وسلم

مشفق و محسنِ اُمّت کے طرف دار کے پاس
لے کے چل مجھ کو صبا سیّدِ ابرار کے پاس

میرا کِردار بھی مائل بہ صداقت ہو جائے
کاش میں جاؤں کبھی صاحبِ کردار کے پاس

جذبۂ و حُسنِ عقیدت کے پَروں سے اُڑ کر
کاش جا پہونچوں میں اُس منبعِ انوار کے پاس

یہ بھی ہو سکتا ہے اسرارِ محبّت کھُل جائیں
حاضری کا ہو شرف کاشفِ اسرار کے پاس

طالبِ رُشد و ہدایت کو اماں ملتی ہے
سایۂ زُلف میں اور زلفِ طرحدار کے پاس

میں تو بے دام بِکا ہوں مرا کہنا کیا ہے
میں بھی جا پہونچوں گا اِک روز خریدار کے پاس

کیسا انسان وہ نبیوں میں بھی اشرف ٹھہرے
ارفع و اعلیٰ ہیں رُتبے مرے سرکار کے پاس

صلی اللہ علیہ وسلم

زلفِ مشکیں کے قریں، روئے پُر انوار کے پاس
راحت و نورِ زماں ہیں مرے سرکار کے پاس
وصفِ ایثار و امانت تھے انھیں کا منصب
صدق کی ان کے شہادت ملی اغیار کے پاس
پیش کرنا مری سوغات درود اور سلام
لے جا پیغام صبا! سیّدِ ابرارؐ کے پاس
خوشبوئیں راحت و رحمت کی جنم لیتی ہیں
جسمِ اطہر کے قریں زلفِ طرحدار کے پاس
خاک بوسی کے لیے کاش مدینے پہونچے
مجھ سا مجبورِ طلب، احمدِ مختارؐ کے پاس
میں تو ہوں ایک غلامِ شہِ ابرارؐ زماں
جز درود اور ہے کیا مجھ سے طلبگار کے پاس
سایۂ دامنِ احمدؐ میں پناہیں پائیں
آیا ابرار جو اس مخزنِ کردار کے پاس

صلی اللہ علیہ وسلم

مہتاب و آفتابِ ضیا خیز یک طرف
میرے نبیؐ کا روئے دلآویز یک طرف

راتیں سلونی سانولی اک سمت بے شمار
آقا کی زلفِ راحت و گلریز یک طرف

اک سمت اُن کا درسِ خرد بخش ہر قدم
میری عقیدت جنوں انگیز یک طرف

رہ بر ہے اُن کی سیرتِ اقدس اگر ادھر
پیہم ہوائے حرص و ہوس تیز یک طرف

ابرار حادثاتِ زمانہ کے باوجود
آقا کی سیرتِ کرم آمیز یک طرف

صلی اللہ علیہ وسلم

رُخِ تابانِ محمدؐ پہ نظر ہونے تک
جیتا ہوں اپنے مقدر کی سحر ہونے تک

یاد میں ان کی جو ٹپکے تو گہُر ہو لیکن
اشک کو چاہیے اِک عمر گہُر ہونے تک

آسرا اُن کی عنایات بنی رہتی ہیں
ہم پہ الطافِ نظر بارِ دِگر ہونے تک

آنکھیں کرتی ہیں تصوّر میں طوافِ روضہ
جی رہا ہوں میں حقیقت کی نظر ہونے تک

کیا خبر کب مجھے طیبہ میں بلالیں آتا
ہووے تکمیلِ سفر، عزمِ سفر ہونے تک

آپ کا دست نگر ہوں میں بصد شکرِ خدا
تابہ الطافِ دِگر، دست نگر ہونے تک

کتنے آنسو تو بڑے ناز سے موتی ہوں گے
اُن پہ ابرآر کے نالوں کا اثر ہونے تک

صلی اللہ علیہ وسلم

رہ بر حبیبِ حق کے سوا دوسرا نہ مانگ
اِسلام کے علاوہ کوئی سلسلہ نہ مانگ
اِسلام راستہ ہے رسالت مآبؐ کا
وحدت شعار اور کوئی راستہ نہ مانگ
راہوں میں نقشِ پا ہیں منوّر حضور کے
ان کے سوا کہیں بھی کوئی نقشِ پا نہ مانگ
سرکارِ دوجہاں کا اگر اُمّتی ہے تُو
دے کر کسی بھی شخص کا پھر واسطہ نہ مانگ
سایہ ہے کالی کملی کا اُمّت کے واسطے
ہو سائبان کوئی بھی اس کے سوا، نہ مانگ
ابرارؔ اُمّتی ہے جو اُن کا تو کر خیال
ہرگز تو اپنے ظرف سے بڑھ کر دعا نہ مانگ

صلی اللہ علیہ وسلم

شہرِ علم و آگہی، روشن خیال
رہ برِ دیں، اہلِ دانش باکمال
آپ کا کردار پڑھ لیتا ہوں میں
جب ستاتا ہے مجھے کوئی سوال
ہیں سبق سارے زمانے کے لئے
آپ کے اخلاق، سیرت اور خصال
آپ لائے ایک ایسا انقلاب
جس کی دنیا میں نہیں ملتی مثال
بخشتے ہیں اِک تعاون زیست کو
گہہ جلال اُن کا گہے روشن جمال
ہر قدم پر اک نیا ہے امتحاں
میرے آقا! سانس لینا ہے محال

صلی اللہ علیہ وسلم

شہرِ علم و آگہی انسانیت میں باکمال
لے کے آئے اِس جہاں میں انقلابِ بے مثال
جانِ عبداللہ، نورِ چشم حضرت آمنہؓ
ابنِ عبدالمطلب افضل قریشی نونہال
صاحبِ کردار مشفق، مہرباں سب کے لیے
اللہ اللہ سادگی، اللہ رے جاہ و جلال
ہر نفس کردار کی اصلاح کا درسِ عمل
ہر قدم پر ارتقائے ذہنِ انساں کا خیال
جس نے کی ہو موذیوں کے حق میں بھی ہر دم دعا
رحمۃ للعالمینؐ سا کون ہے شیریں مقال
اب نہ ہوگا اِس جہانِ بیکراں میں پھر کوئی
ایسا مردِ معتبر، پاکیزہ دِل نیکو خصال
ہو حضوری کا شرف اِس بے بضاعت کو عطا
سیدِ ابرار سے ابرار کرتا سوال

صلی اللہ علیہ وسلم

محبت میں اُن کی گرفتار ہیں ہم
سرافراز ہیں اور سرشار ہیں ہم
یہی فخر کیا کم ہے دنیا میں ہم کو
غلامِ شہنشاہِ ابرار ہیں ہم
جبیں خم نہیں کرتے غیروں کے در پر
مسلمان ہیں اور خوددار ہیں ہم
تمام اُمتوں میں ہمیں یہ شرف ہے
کہ خاکِ کفِ پائے سرکارؐ ہیں ہم
صداقت کے گلشن میں ہیں صورتِ گل
مقابل میں باطل کے تلوار ہیں ہم
یہ ابرار ہم پر خدا کا کرم ہے
کہ لطفِ محمدؐ سے دیندار ہیں ہم

صلی اللہ علیہ وسلم

انسانیت کی آپ کو میں ابتدا کہوں
کردارِ مصطفیٰ کو خدا کی عطا کہوں

تو مرکزِ وحی و عباداتِ مصطفیٰ
تجھ کو میں خوش نصیب نہ کیوں اے حرا کہوں

آقا کا وصف جو بھی کرے میرا دوست ہو
توصیفِ مصطفیٰ کو میں دل کی صدا کہوں

محسوس جب کروں میں ضرورت تو اوڑھ لوں
اخلاق کو میں ان کے کرم کی ردا کہوں

غنچے چٹک رہے ہیں کہیں ہے صبا کا رقص
فطرت کی ہر ادا کو انھیں کی ادا کہوں

ابرارؔ میں غلامِ رسالت مآب ہوں
نعتِ رسول کیسے نہ میں برملا کہوں

صلی اللہ علیہ وسلم

ہستیاں دشمن سے جو تھیں سب راحتِ جاں ہوگئیں
روئے احمدؐ کی شعاعیں وجہِ ایماں ہوگئیں

دین کی تبلیغ سے کوندے شرارِ بولہب
جو منافق طاقتیں تھیں اور عُریاں ہوگئیں

تب سمجھ پایا جہاں وَاللَّیل کے مفہوم کو
جب رُخِ وَالشَّمس پر زلفیں پریشاں ہوگئیں

سیرتِ اقدس کا دل سے تذکرہ جب بھی ہوا
وہ مبارک ساعتیں جانِ بہاراں ہوگئیں

جب انھیں حاصل ہوئی آقا کے دامن کی پناہ
قوتیں ابرارِ ایماں کی غزل خواں ہوگئیں

ہوگئی معراج میری خواب راحت بن گیا
آرزوئیں اُن کو جب دیکھا تو حیراں ہوگئیں

دامنِ ضبط و تحمل پر نہ قابو رہ سکا
دید کی جو حسرتیں تھیں چاک داماں ہوگئیں

صلی اللہ علیہ وسلم

پے ایمان و ثنا باندھتے ہیں
اُن سے پیمانِ وفا باندھتے ہیں
ذہن میں تابہ کراں نورِ حضورؐ
ہم تصور میں مزا باندھتے ہیں
مکڑی بُن دیتی ہے جالا در پر
یوں نظر اہلِ خدا باندھتے ہیں
ذکر پر اُن کے بصد عجز و نیاز
کان بھی بندِ قبا باندھتے ہیں
کہتا ہوں نعتِ نبیؐ جب ابرار
میرے اشعار مزا باندھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فیضِ نبیؐ سے آگئے ایماں کے باب میں
جو لوگ مبتلا تھے مسلسل عذاب میں

ہے بالیقیں یہ بات سعادت کے باب میں
آقا لکھا ہے میں نے جو اُن کو خطاب میں

ہر باب میں ہے حق و صداقت کی روشنی
پاکیزگی ہے دینِ مبیں کے نصاب میں

یہ سچ ہے اس سے بڑھ کے سعادت نہیں کوئی
ہو حاضری حضورِ رسالت مآب میں

جو حق شعار تھے وہ پناہوں میں آگئے
اِسلام سائبان ہوا اِنقلاب میں

صلی اللہ علیہ وسلم

ظلمتِ کفر کا فریب اُس کو ہدف بنائے کیوں
صدق کی ہو جسے طلب اُن سے نہ فیض پائے کیوں

میں ہوں غلام مصطفےٰ، شاد ہوں، کامراں ہوں
کوئی شکستِ زندگی میرے قریب آئے کیوں

یاد میں اُن کی رو دیا، سارا غبار دھو دیا
پلکوں پہ اشک اِس طرح غیر کوئی سجائے کیوں

زلفِ سیہ گھٹا گھٹا، مصحفِ رُخ ضیا ضیا
تابِ نظر نہ ہو جسے، اُن سے نظر ملائے کیوں

رحمتِ عالمین کے جود و سخا کا فیض ہے
جو ہے بخیلِ راستی مجھ سے نہ خوف کھائے کیوں

صلی اللہ علیہ وسلم

میں کہاں آپ کا جمال کہاں
بے نظر رویتِ ھلال کہاں
آپ بس جائیں جب نگاہوں میں
کم نگاہی کا احتمال کہاں
اپنے آقا کے روبرو مجھ کو
جرأت و ظرفِ عرضِ حال کہاں
تابِ نظارۂ جمال رہے
میرا یہ ظرف اور مجال کہاں
آپ پیشِ نظر ہوں جب دیکھوں
میری آنکھوں میں وہ کمال کہاں
یہ زمانہ حسین ہے لیکن
آپ کے حُسن کی مثال کہاں
بخشوا لے جو میرے عصیاں کو
اب وہ اشکوں میں انفعال کہاں

صلی اللہ علیہ وسلم

رفعت پہ اپنے بخت کی ششدر نہیں ہوں میں!
کیا نورِ احمدی سے منوّر نہیں ہوں میں؟

اشرف تمام نبیوں رسولوں میں اُن کی ذات
کیا اُن کی رہ بری سے مفتخر نہیں ہوں میں

ہیں وقفِ کردگار: مرا سر، مرے سجود
جھک جائے درپہ غیر کے وہ سر نہیں ہوں میں

میرے غلام سب ہیں کہ اُن کا غلام ہوں
گو اُن کی خاکِ پا کے برابر نہیں ہوں میں

اذنِ حضور ہو تو خلاؤں میں جا ملوں
بے حکم ہِل بھی پاؤں وہ پتھر نہیں ہوں میں

ابرار ہے شرف مجھے فیضِ رسولؐ سے
محرومِ نعت ہو وہ سخن ور نہیں ہوں میں

صلی اللہ علیہ وسلم

جو ہم سخاوتِ رحمت اثر کو دیکھتے ہیں
تو اپنے دل کبھی اُن کی نظر کو دیکھتے ہیں
نصیب جن کو ہوئی حاضری مدینے میں
وہ اپنا سر تو کبھی اُن کے در کو دیکھتے ہیں
ہیں نبیوں اور رسولوں میں آپ ہی خاتم
سبھی حضور کی اب رہ گذر کو دیکھتے ہیں
وہ راہ بر ہیں زمانے کے ، اس میں شک ہی نہیں
سبھی شہنشہِ جنّ و بشر کو دیکھتے ہیں
مدینہ طیبہ انوار کا خزانہ ہے
سب اہلِ دید اسی مستقر کو دیکھتے ہیں
وہ جن کو اب طلبِ علم دین و دنیا ہے
عُلوم و فن کے مبارک نگر کو دیکھتے ہیں
طلب ہے سایۂ رحمت کی جن کو اے ابرار
بلند و بالا اسی اک شجر کو دیکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

حال رو رو کے محمد ﷺ کو سنا بھی نہ سکوں
میں بھی کیا ہوں کہ مدینہ کبھی جا بھی نہ سکوں

وہ خود آجائیں یہ ممکن ہے، مگر میں بے بس
خود نہ جا پاؤں کبھی، اُن کو بُلا بھی نہ سکوں

میں تو مجبورِ محض ہوں مِرا مقدور ہے یہ
کیفیت دل کی میں آقا کو بتا بھی نہ سکوں

رب نے اِتنا مجھے مختار بنا رکھا ہے
نعت کہہ لوں مگر آقا کو سنا بھی نہ سکوں

اتنا محروم ہے کیوں میرا مقدّر یا رب
رُخِ پُرنور میں آنکھوں میں بسا بھی نہ سکوں

سُرمۂ اہلِ محبّت ہے جو ابرار وہی
خاکِ طیبہ کبھی آنکھوں سے لگا بھی نہ سکوں

صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں
صداقت خدا کی قسم دیکھتے ہیں

مدینہ کا منظر جو ہم دیکھتے ہیں
بہ ہر سو نقوشِ ارم دیکھتے ہیں

جہاں تذکرہ ہو رسولؐ خدا کا
وہیں ہم خدا کا کرم دیکھتے ہیں

جو پیدا ہوئے امّتِ مسلمہ میں
وہ اپنا مقدّر حَکَم دیکھتے ہیں

جو ایمان لائے نبی و خدا پر
زمیں بوس ہوتے صنم دیکھتے ہیں

ملائک ہیں ششدر عروجِ بشر پر
تعجّب سے جاہ و حشم دیکھتے ہیں

فزوں اور ہوتا ہے کیفِ عقیدت
جو آنکھیں محبت سے نم دیکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

رُخ نور کا مرکز ہے تو پاکیزہ نگاہیں
سرکارؐ کی زلفوں میں ہیں اُمّت کی پناہیں

ہیں آپ تو محبوبِ خداوندِ دو عالم
سرکار! بھلا آپ کو ہم کیسے نہ چاہیں

ہے فکر مری نعتِ نبیؐ ذکر ہے سیرت
کیوں میرے تخیّل کو فرشتے نہ سراہیں

کہہ اُن سے صبا جا کے پریشانیٔ اُمّت
ہے یورشِ آلام، نکلتی ہیں کراہیں

ہوں منتظر اک عمر سے ہو اذنِ حضوری
اے شہرِ نبیؐ! میرے لئے کھول دے باہیں

وہ راہ برِ دین ہی ایسے ہیں کہ اُن کے
ہر نقشِ کفِ پا میں ہیں ایمان کی راہیں

ہم لوگ سرافراز ہیں، خوش بخت ہیں ابرارؔ
جب اُن کی غلامی کی سروں پر ہیں کلاہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

آقا، نبی، رسولؐ مرے بادشاہ ہو
یہ سچ ہے عالمین کے تم سربراہ ہو

راہوں میں جس کی نقشِ کفِ پائے یار ہوں
اُس آدمی کا کیسے مقدّر سیاہ ہو

کب سے ہے انتظار مجھے، مجھ پہ ہو کرم
بہرِ خدا حضور اِک ادنیٰ نگاہ ہو

جلوے تمام عالمِ رنگیں کے تم سے ہیں
تم رشکِ ضَو فشانیٔ خورشید و ماہ ہو

ہر دم وہاں ہے بارشِ انوارِ ذوالجلال
رشکِ ارم تمہاری نہ کیوں جلوہ گاہ ہو

کیسے نہ ہو وہ فاتحِ دنیا و دینِ حق
اخلاق جس کا اسلحہ، اُلفت سپاہ ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

حبیبِ ربِّ اکرم ، نازشِ ہر اِنس و جاں کیوں ہو
کسے معلوم ہے تم رحمتِ ہر دو جہاں کیوں ہو

شرف کیوں ہے تمہیں اللہ سے مخصوص نسبت کا
زمیں کو ناز تم پر ہے ، قدم بر آسماں کیوں ہو

نبی سے عشق محکم ہو تو یہ عقدہ بھی کھل جائے
مکیں ہوں کس لیے وہ ، اور دلِ عاشق مکاں کیوں ہو

وہ نعمت بیکراں ہے ، ظرف والے اہل ہیں اُس کے
حدیثِ عشق کا ہر شخص آخر راز داں کیوں ہو

میں اُن کا اُمتی ہوں ، اِس سے بڑھ کر کیا شرف ہوگا!
محمدؐ میرے رہبر ہیں مجھے فکرِ زیاں کیوں ہو

پناہِ اہلِ امت ہے بس ان کا دامنِ اطہر
کوئی جز احمدِ مرسلؐ ہمارا سائباں کیوں ہو

پڑھا امت نے اے ابرار جب کلمہ محمدؐ کا
تو وحدت اور رسالت کے سوا کچھ درمیاں کیوں ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

حق کے رسولِ اطہر و باطل شکن کے پانو
جی چاہتا ہے چوم لوں شاہِ زمن کے پانو

ذکرِ حبیبِ پاک سے جس کی نمود ہو
ہیں سعد اُس سحر کی نویلی کرن کے پانو

آوازِ حق بلند جو کی تھی رسولؐ نے
کعبہ تک آ گئے تھے ہر اک بت شکن کے پانو

مدحِ رسولِ پاک میں بڑھتے چلے گئے
شہ پر عقیدتوں کے تو فکرِ سخن کے پانو

اپنے نقوش بہرِ اُمم چھوڑ کر گئے
راہِ نجات میں نبیؐ ذوالمنن کے پانو

کردارِ بے مثال کے نغمے بکھر گئے
آئے جہاں میں مرسلِ شیریں دہن کے پانو

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمٰن اور رحیم کے دِلبر سلام لو
چمکے ذرا مرا بھی مقدّر سلام لو
فخرِ بشر اے شافعِ محشر سلام لو
تشنہ لبوں کا ساقیِ کوثر سلام لو
اِک ذرّۂ حقیر کا اِک کم ترینے کا
کُل عالمیں میں اشرف و برتر سلام لو
ہے آپ کا وسیلہ ہی دونوں جہان میں
اللہ کے نبی، مرے رہ بر سلام لو
خدمت میں آج بہرِ عقیدت بصد ادب
کرتا ہے پیش ایک سخنور سلام لو
ابرار کا اے سیدِ ابرار ذی حشم
پیار اور شفقتوں کے سمندر سلام لو

صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ذرّہ ہوں ، جہاں تاب بنایا ہے مجھے
میرے آقا نے مدینے میں بلایا ہے مجھے

خود غرض تھا میں ہمیشہ سے مگر آقا نے
دوسروں کے لیے ایثار سکھایا ہے مجھے

علم کا شہر بنایا ہے جسے خالق نے
"قُل ھُوَ اللہُ اَحد" اُس نے پڑھایا ہے مجھے

میں تھا ناواقفِ تہذیب و رموزِ ہستی
آپ نے صاحبِ اخلاق بنایا ہے مجھے

کھُل گئے زیست کے اسرار بہ فیضِ مُرسل
راستہ صبر و قناعت کا دکھایا ہے مجھے

مدحتیں، عظمتیں، ابرار ہیں سب اُن کے لیے
سیرتِ پاک نے احساس دلایا ہے مجھے

صلی اللہ علیہ وسلم

شخصیت میں آپ کی وہ اجتماعِ جلوہ ہے
حُسنِ عالم پَرتوِ رُخ کی شعاعِ جلوہ ہے
عشق کے عالم میں بے شک باعثِ صد رشک ہے
ان کی صورت حسِ بصارت کی متاعِ جلوہ ہے
اشک کی پاکیزگی سے باوضو جو ہو نہ پائیں سے
ایسی آنکھوں کیلئے تو امتناعِ جلوہ ہے
عشق کے جذبات کی پاکیزگی ہے وجہِ دید
بے حسی کا رنگ وجہِ انقطاعِ جلوہ ہے
اس کا ہے ابرارِ خاصانِ نظر کو فیضِ خاص
ہر کسی کے واسطے اک انتفاعِ جلوہ ہے

مری قسمت سے فرمائیں اگر وہ جلوہ آرائی
بصد عجز و تشکّر ناز فرما ہو گے بینائی

نہیں دیکھی کسی نے اِس جہاں میں ایسی یکتائی
رُخِ احمدؐ کی تابانی حسیں جلوے کی زیبائی

میں اُن کا اُمتی ہوں اور قدموسی کی حسرت ہے
مدینہ میں طلب کر لیں تو ان کی لُطف فرمائی

ادا نعت رسولِ پاک کا حق ہو تو ایسے ہو
تخیّل میں ہو گہرائی، تصوّر میں ہو گیرائی

میں اپنی حسرتِ پاکیزہ پر ابرار نازاں ہوے
نقوشِ پائے احمدؐ کی میسّر ہو جبیں سائی

صلی اللہ علیہ وسلم

یادِ نبیؐ میں شدّتِ جذبات چاہیے
اشکوں کی اُن کے عشق میں برسات چاہیے
جلوہ کبھی ہو رُخ کا، کبھی دیدِ زلفِ دوست
دِن چاہیے کبھی، تو کبھی رات چاہیے
مجھ ایسے طالبانِ محبّت کے واسطے
لُطفِ نگاہ قبلۂ حاجات چاہیے
ہر لمحہ زندگی میں، ہر انساں کے واسطے
ہے درسِ مصطفےٰ کہ مساوات چاہیے
رب کے حضور احمدِ مرسلؐ کی معرفت
اظہارِ ظلم و گردشِ حالات چاہیے
ابرارؔ وردِ نام رسالت مآب سے
ردِّ کشاکشِ غم و آفات چاہیے

صلی اللہ علیہ وسلم

حالِ دل اُن کو سناؤں تو سنائے نہ بنے
شاہِ طیبہ سے چھپاؤں تو چھپائے نہ بنے

ہے مجھے رحمتِ عالمؐ سے تعلق ایسا
غیر کو دل میں بساؤں تو بسائے نہ بنے

ضبط کرتے نہ بنے یاد میں اُن کی گریہ
اشک پلکوں پہ سجاؤں تو سجائے نہ بنے

دِل کی آواز، تمنائیں، مقدر، حسرت:
راہ بر اُن کے سوا کوئی بنائے نہ بنے

بھول کر ہر کس و ناکس کو نہ آنے دینا
دِل ٹھکانہ رہے آقا کا سرائے نہ بنے

ازلی نور کی تخلیق کے بعد اے ابرار
کیا اشارے نہ ہوئے خلق! کنائے نہ بنے

صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں عقیدتوں کا چراغاں کیے ہوئے
ہم ہیں خیالِ فخرِ رسولاں کیے ہوئے
ہجرت ہے وجہِ فتح و ظفر گر خلوص ہو
یہ تجربہ ہیں ہادیِ انساں کیے ہوئے
اک روز ہو گی آقا کی مجھ پر نگاہِ خاص
اک عمر سے ہوں میں یہی ارماں کیے ہوئے
سب پر ہے عام لطف و کرم شہرِ علم کا
سب دامنِ طلب ہیں نمایاں کیے ہوئے
نعتِ رسولِ پاک پڑھوں میں بصد ادب
شمعِ امید دل میں فروزاں کیے ہوئے

صلی اللہ علیہ وسلم

پرتو سے اُس کے حسن کا رنگ و جمال ہے
نورِ محمّدی کی یہ روشن مثال ہے
مخصوص آنکھ پڑھتی ہے سیرت رسولؐ کی
بینائیٔ عام ہو تو سمجھنا محال ہے
حاصل کریں نبی کے نقوشِ قدم سے فیض
اہلِ جہان سے مرا اتنا سوال ہے
رحمت ہے رب کی نعتِ مبارک کا حرف حرف
ورنہ مجھے نصیب کہاں یہ کمال ہے
دل چاہتا ہے اُن سے محبّت کریں سبھی
افسوس یہ ہے آج کہ قحطِ رجال ہے
قرآں میں لکھا ہے ہر اک مسئلے کا حل
ابرارؔ یہ کتابِ مبیں لازوال ہے

آپ سے التجا کرے کوئی
جامِ کوثر پیا کرے کوئی
دین و دنیا میں سُرخروئی ہو
کیوں نہ اُن سے وفا کرے کوئی
منزلِ معتبر کے بارے میں
آپ سے رابطہ کرے کوئی
سیرتِ پاک جو پڑھے دل سے
جیسے قرآں پڑھا کرے کوئی
در پہ آقا کے حاضری ہو جائے
اور کیا التجا کرے کوئی
ذاتِ اقدس پہ بے شمار درود
لمحہ لمحہ پڑھا کرے کوئی
وہ خدا کے حبیب ہیں ابرار
کیوں نہ اُن کی ثنا کرے کوئی

صلی اللہ علیہ وسلم

درسِ نبی سے صاحبِ ادراک ہو گیے
جن پر نگاہِ خاص ہوئی پاک ہو گیے

ایذائیں، ظلم، جبر، تشدّد، نبی کا صبر
دیکھا جنھوں نے اُن کے جگر چاک ہو گیے

ظالم کے ظلم پر بھی دعائیں رسولؐ کی
کافر بھی ایسے خُلق سے نمناک ہو گیے

تبلیغِ حق میں وہ بھی مقام آگیا کہ جب
ہر لمحہ جن کو خوف تھا بے باک ہو گیے

پھر انقلاب آیا کہ دشمن رسولؐ کے
ناموسِ دینِ پاک بنے، ناک ہو گیے

غالب کیا جو دین کو ربِّ کریم نے
جو کوہ سدِّ راہ تھے خاشاک ہو گیے

اک روز آیا سب کو ملیں سربلندیاں
ابرار اُن کے قدموں کی جو خاک ہو گیے

صلی اللہ علیہ وسلم

کیوں نہ حاصل اُس نبی سے فیضِ ربانی کرے
جو کشادہ بہرِ امّت لُطف دامانی کرے
ہر قدم پر اکتسابِ فیضِ روحانی کرے
آرزوؤں کی بہ ہر لمحہ جو قربانی کرے
حکمِ خالق بھی یہی ہے اور فرمانِ رسول
ہے وہی برتر کہ جو خدماتِ انسانی کرے
سیرتِ اقدس کا نکلے شب میں روشن آفتاب
دل جب ان کے ذکر سے ہر شب کو طولانی کرے
میں جو دیکھوں آپ کو محفل میں بے پردہ تو یوں
زلف ہو سایہ فگن رخسار تابانی کرے
کوئی ان سا تھا، نہ ہے اب اور نہ پھر ہوگا کبھی
میں غلام اُن کا کوئی پیدا مراثانی کرے !
ہو بصارت مفتخر ابرار کی رہ جائے لاج
مصطفیٰ کی دید میں اللہ آسانی کرے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو محمد کی جلوہ آرائی
آرزو کر رہی ہے بینائی

ہو گی سجدوں کی عزت افزائی
درِ جاناں پہ کر جبیں سائی

جب ہوا ہے بیانِ حُسنِ رسول
شعر لینے لگے ہیں انگڑائی

اللہ اللہ میرے آقا کی
تھی عدو پر بھی لطف فرمائی

جو تھے نادان رب کو پہچانے
ہے یہ میرے نبی کی دانائی

رحمتِ عالمین ہیں آقا
یوں زمانہ ہے ان کا شیدائی

حق تعالیٰ سے آس رکھ ابرار
ہو گی اک دن تری پذیرائی

صلی اللہ علیہ وسلم

آرزو دل کی بر نہیں آتی
اُن کی صورت نظر نہیں آتی

ڈھونڈھتا ہوں میں اُنکے نقشِ قدم
جب صداقت نظر نہیں آتی

زلفِ مشکیں کے لمس سے مسرور
کیوں صبا تو ادھر نہیں آتی

شہر میں اُن کے ہو طلوعِ حیات
کوئی ایسی سحر نہیں آتی

بد دعائیں کریں عدو کیلئے
اُن سے یہ بات کر نہیں آتی

معتبر وہ عمل نہیں جس سے
بوئے خیر البشرؐ نہیں آتی

عشقِ احمدؐ میں کامیاب ہے وہ
جس کو اپنی خبر نہیں آتی

صلی اللہ علیہ وسلم

صدق کیا چیز ہے، خدا کیا ہے؟
سمجھو ارشادِ مصطفٰےؐ کیا ہے

سب پڑھیں لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ
اور آقا کا مُدّعا کیا ہے

آپ کی زیست آپ کا کردار
اور اللّٰـہ کا کہا کیا ہے

ہو اگر قُربِ رحمتِ عَالَم
تب کھُلے رحمت اور عطا کیا ہے

ہو رسولِؐ انام کا دیدار
اس کے بعد اور مُدّعا کیا ہے

نعت گوئی کا ہو شرف حاصل
اس سے بڑھ کر کوئی عطا کیا ہے

میں غلامِ شہِ رسولاںؐ ہوں
میرا ابرارؔ پوچھنا کیا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

ایماں سے شاد ہم ہوئے قسمت سنور گئی
جب دل سے اُن کی بات جگر تک اتر گئی

پھر، آئے شاد و کامراں، مکّہ کو لوٹ کر
ہجرت رسولِ پاک کی سوئے ظفر گئی

حق سے شرارِ بولہبی ماند پڑ گیے
انسانیت حضورؐ کے زیرِ اثر گئی

اک انقلاب آ گیا فکر و شعور میں
اسلام کی تجلّی ہر اک سُو بکھر گئی

انساں کو ارتقا کی ملی راہِ بیکراں
حاصل ہوئے علوم تو قسمت سنور گئی

حق کیلئے جہاد کیا اہلِ صدق نے
تبلیغِ حق سے قوّتِ باطل بکھر گئی

جس دم ہوا ہوں سخت مسائل سے میں دوچار
ابرار صرف آقا پہ میری نظر گئی

صلی اللہ علیہ وسلم

"اِرشادِ رسولؐ"

وہ رُتبہ کسی نے بھی نہ پایا مرے آگے
خم ہوتے گئے قیصر و کسریٰ مرے آگے

اللہ مددگار رہا میرا، ہوئے ناکام
سر لاکھ غنیموں نے اُبھارا مرے آگے

بُجھتے ہی گئے جو بھی شرارِ بولہب تھے
بجتا گیا ایمان کا ڈنکا مرے آگے

کتنے ہی مٹے دیکھتے جو حق کے عدو تھے
اِسلام نے کتنوں کو سنوارا مرے آگے

یہ حق کا کرم ہے کہ مجھے کر دیا اشرف
باطل کا ہوا گُل، جو دِیا تھا، مرے آگے

صلی اللہ علیہ وسلم

نامِ احمدؐ زباں پہ جاری ہے
خوش نصیبی ہے، لُطفِ باری ہے
ہر زمیں پر ہیں نقشِ پائے رسول
اُن کا دنیا میں فیض جاری ہے
یادِ احمدؐ میں ہوش کھو جانا
باعثِ رشکِ ہوشیاری ہے
رَب نے اسلام دے کے اُمت کو
سب کی تقدیر یوں سنواری ہے
اُن سے وابستہ ہو گئی قسمت
نُصرتِ حق کا کیف طاری ہے
نعت پر نعت کہہ رہا ہوں میں
کیفیت کب یہ اختیاری ہے
لُطفِ رب کا یقین رکھ ابرارؔ
کس لیے تجھ کو بیقراری ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

عشق میں گر کوئی رُتبہ چاہیے
یادِ جاناں میں تڑپنا چاہیے
شادکامی خود بخود ہوتی نہیں
سر میں خوش کامی کا سودا چاہیے
رات زُلفیں، رُخ منوّر آفتاب
ایسی صورت ہے دیکھا چاہیے
آپؐ کی سیرت ہے قرآنِ مُبیں
آپؐ کی تقلید کرنا چاہیے
ذاتِ احمدؐ پر عقیدت سے درود
لمحہ لمحہ دِل سے پڑھنا چاہیے
جس کو حاصل ہو نظر سرکارؐ کی
اُس کو اے ابرار پھر کیا چاہیے

صلی اللہ علیہ وسلم

دشمن بھی نیک و ارفع و اعلیٰ کہیں جسے
احمد سا کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے

تقدیسِ شہرِ علم کا نقشہ کہیں جسے
اک شہر ہے جہاں میں مدینہ کہیں جسے

آیا جہاں میں بعدِ طلوعِ رسولِ پاک
ایماں کا بے مثال سویرا کہیں جسے

خالق کا لطفِ خاص جہاں پر ہے صبح و شام
عالم میں ایک شہر مدینہ کہیں جسے

رحمت وہ بن کے آئے ہیں عالم کیواسطے
اُن سا نہیں ہے کوئی کہ آقا کہیں جسے

کیسے بیاں ہوں آپ کے قدموں کی عظمتیں
ہے سرفرازِ عرشِ معلیٰ کہیں جسے

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے بعد وہی برتر و معظّم ہے
محمدؐ عربی وجہِ فخرِ آدم ہے
زمیں سے تا بہ فلک اُس کی عظمتیں برحق
حبیبِ ربِ مکرّم شہہِ دو عالم ہے
وہ جس کی سیرتِ اقدس ہے رہبرِ کامل
ہر ایک جس کا نشانِ قدم مقدّم ہے
وہ سائبان ہے، مُحسن ہے اہلِ امّت کا
اُسی کا درس برائے حیات، محکم ہے
ہے انبیا کو بھی وہ جس کی رہبری کا شرف
وہی طبیبِ بشر ہے، دوا ہے، مرہم ہے
بہ ہر گھڑی ہیں ملائک درود خواں جس کے
حبیبِ ربِ مکرّم شہہِ دو عالم ہے
ہیں ماورائے خرد آں جناب کے اوصاف
کروں میں جتنی بھی توصیف با خدا کم ہے
رسولِ پاک مرا افتخارِ آدم ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

رُخِ جمیل ہے کیا! زُلفِ خم بہ خم کیا ہے؟
بتاؤں کیسے کہ وہ ذاتِ محترم کیا ہے
وہی یہ جانے جو اُن کی پناہ میں آئے
کہ التفاتِ نگاہِ شہِ اُمم کیا ہے
ہے اُن کا درسِ مُبیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
نبیؐ کے سامنے حیثیتِ صنم کیا ہے
صداقتوں سے مزیّن مرے رسول کی ذات
قریب اُن کے رہے کفر اُس میں دم کیا ہے
پڑھے جو سیرتِ اقدس، یہ راز اُس پہ کھُلے
کہ رہ روانِ صداقت کا اک قدم کیا ہے
خدایا مجھ کو دے توفیق نعت کہتا رہوں
وگرنہ کیا مری ہستی، مرا قلم کیا ہے
عُروج و عظمتِ انساں ہے بالیقیں ابرار
مقامِ سدرہ پہ سرکار کا قدم کیا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ربِ شش جہات مرا عیب پوش ہے
جس کا حبیبِ طیبہ میں گیسو بدوش ہے

آمد کا اُن کی مژدہ سُنا اے حسین خواب
اُن کا غلام تو ہمہ تن مثلِ گوش ہے

وہ دل میں ہیں مکیں تو عجب کیفیات ہیں
عقل و خرد ادب سے ہیں اور جاں خموش ہے

خوش ہو کے جی رہا ہوں اگر مشکلات میں
یہ سب مرے یقین و عقیدت کا جوش ہے

ابرارؔ آفتابِ رسالت کے عشق میں
کیسے ہوں کامیاب ابھی مجھ کو ہوش ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

حق کے حبیبؐ، صدق ادا، حق نگر ملے
آقائے نامدار ہمیں معُتبر ملے

کملی سے بڑھ کے اُن کی، کہاں کوئی سائباں
یوں سایہ دار کتنے جہاں میں شجر ملے

سچّائیوں کی راہ میں ہر صدق گام کو
رہ بر رہِ حیات میں خیرُالبشر ملے

سب کو بقدرِ ظرف بصیرت عطا ہوئی
شہرِ عُلوم ہم کو خوشا دیدہ ور ملے

اُمّت کو ردِّ ظلمتِ باطل کے واسطے
کردارِ مصطفےٰ کے دمکتے گہر ملے

آنکھیں بچھاؤں راہ میں اُن کی بصد ادب
آمد کی خواب میں بھی جو مجھ کو خبر ملے

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا در، درِ رسالت ہے
بالیقیں سلسبیلِ رحمت ہے

راج ہر دل پہ ہے محمدؐ کا
اُن کی اذہان پر حکومت ہے

پڑھ رہا ہوں ادب سے نعتِ رسولؐ
مجھ کو حاصل بڑی سعادت ہے

میری توقیر میرا حُسنِ خیال
نام کی ان کے خیر و برکت ہے

محوِ پرواز ہے عقابِ فکر
یہ حسیں نعت کی علامت ہے

دل میں یادِ نبی کا ہے طوفاں
مجھ پہ اللہ کی یہ رحمت ہے

سب انھیں کے غلام ہیں ابرار
میرے آقا کی سب پہ شفقت ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

ان کا خیالِ پاک، بہت شان دار ہے
میرے لیے تو باعثِ صد افتخار ہے
حُبِّ نبیؐ سے جو ہمہ تن مشکبار ہے
اُس پر عطائے رحمتِ پروردگار ہے
کردار اُن کا راہ برِ منزلِ مُراد
روئے رسولؐ صدق کا آئینہ دار ہے
یکساں ہیں جس کے قول و عمل گام گام پر
اِس کارگاہِ زیست میں وہ پُروقار ہے
جو مستفیضِ بادۂ حُبِّ رسول ہو
وہ رندِ پاک باز حقیقت شعار ہے
لے چل مجھے مدینہ کی جانب فراقِ دوست
تسکین کیلیے وہی بہتر دیار ہے
اُس کے لیے بھی ظرف ہے درکار بالیقیں
ابرارؔ غمِ رسول کا رشکِ بہار ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

اے زباں تیری یہ عادت ہی سہی
نعت گوئی کی جسارت ہی سہی
اے زباں تجھ کو اگر کھلنا ہے
آپ کے ذکر کی رِفعت ہی سہی
آپ رحمت ہیں زمانے کے لیے
اپنی اُمّت کی شفاعت ہی سہی
نعت گوئی کی جسارت کرنا
میرے افکار کی رفعت ہی سہی
ہر نفس مدحتِ شہؐ کر ابرار
ہے مبارک، تری عادت ہی سہی

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیہ مخزنِ الفاظ و معانی مانگے
مدحتِ شانِ نبیؐ مرتبہ دانی مانگے

ہر شعاعِ مہ و خورشید زمیں پر آ کر
صاحبِ نور کی انوار فشانی مانگے

ذکر اُن کا ہو تو ماحول میں خوشبو پھیلے
محفلِ نعتِ نبیؐ عطر بیانی مانگے

کام سرکارِ دوعالم کا ہے باطل شکنی
نام بھی سُن لے عزازیل تو پانی مانگے

آنکھیں اور دل ہوں تصوّر سے نبیؐ کے بے چین
اور عقیدت مرے اشکوں کی روانی مانگے

وہ تصوّر میں ہوں اشکوں کی جھڑی لگ جائے
دامنِ عشق محبّت کی نشانی مانگے

ہر بشر اُن کی شفاعت کا ہے طالب ابرارؔ
رحمتِ حق کی ہر اک فیض رسانی مانگے

صلی اللہ علیہ وسلم

رشک ہے قسمت پہ اپنی زندگی پرناز ہے
اُن کی اُمت میں ہوں یہ کتنا بڑا اعزاز ہے

نعت پاکیزہ سبھی اصناف میں ممتاز ہے
نعتِ احمد پڑھ رہا ہوں کیا حسیں آغاز ہے

لطف سے اُن کے ہے میرا حوصلہ عالی وقار
پَر شکستہ ہوں میں لیکن جرأتِ پرواز ہے

ہے بقدرِ ظرف سب پر رحمتِ عالم کا فیض
سارا عالم خوشبوئے ایماں سے سرافراز ہے

جب جسے چاہیں بُلالیں اپنے پیارے شہر میں
التفاتِ احمدِ مرسل کا یہ اعجاز ہے

زندگی میں آدمی کی انقلابِ نو ہوا
آمدِ سرکارِ دوعالم بہت ممتاز ہے

رب میرا اللہ اور اس کے مُحمّدؐ ہیں رسول
شکر ہے ابرارؔ میرے دل کی یہ آواز ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کُل جہان بھی میری نگاہ میں کم ہے
عظیم لطفِ نگاہِ شہِ دو عالم ہے
خدا کو میں نے انھیں کے طفیل پہچانا
مرے لیے تو نبیؐ کا کہا مقدّم ہے
رسول، راہ نما، منتظم، سپہ سالار
ہر اعتبار سے وہ شخصیت مُسلّم ہے
ہے رشک سارے فرشتوں کو اُن کی عظمت پر
رسولِ پاک کی ہستی تو فخرِ آدم ہے
میں اُن کے سایۂ لُطف و کرم میں ہوں محفوظ
حصارِ لطفِ نبیؐ ہو تو کاہے کا غم ہے
کر اُن کی خدمتِ اقدس میں التماس ابرار
حیات کیلیے اُن کی نگاہ مرہم ہے

ابرار کرت پوری کی کُتب

①	دلکش نظمیں	بچوں کی نظمیں
②	وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ	نعتیہ کلام
③	خوشبو خیال کی	غزلیات کا مجموعہ
④	مدحت	غالب کی زمینوں میں نعتیہ کلام

(کتاب ہذا)

زیرِ طبع کتب:

①	خالقِ ذوالجلال	محامد کا مجموعہ
۲	شہرِ علم	نعتیہ کلام کا مجموعہ
③	روشنی تخیل کی	غزلیات کا مجموعہ
۴	سب رنگ	مختلف منظومات کا مجموعہ

الحاج مولانا قاضی سجاد حسین

ایک مجلس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک انسان اُس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جبتک میری ذات اس کے لئے ماں باپ، اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جائے، حضرت عمرؓ مجلس میں تشریف فرما تھے انھوں نے عرض کیا کہ جناب والا کی ذات ستودہ صفات والدین اور اولاد سے زیادہ محبوب ہے لیکن ابھی یہ کیفیت نہیں ہے کہ میں آپ کی ذات کو اپنی جان سے بھی پیارا سمجھوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ابھی ایمان کی تکمیل نہیں ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا تھا کہ حضرت عمر کے دل پر ضرب کاری لگی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے دل کی کیفیت بدل گئی، حضرت عمرؓ نے عرض کیا خدا کا شکر ہے کہ اب دل میں یہ کیفیت پیدا ہوگئی کہ جناب کی ذاتِ گرامی مجھے اپنی ذات سے بھی زیادہ محبوب ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تمہارا ایمان مکمل ہوگیا۔ اس فرمانِ نبوی کی رو سے ایک مومن کے ایمان کی تکمیل کے لئے اس کے قلب کی یہی کیفیت ضروری ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ عزیزم ابرار کرتپوری سلمہٗ کے کلام میں حُبِ نبوی کی یہ جھلک نظر آتی ہے۔ میں دست بدعا ہوں کہ ان کی قلبی کیفیت میں حق تعالیٰ روز افزوں اضافہ فرمائے۔ اور بارگاہِ ایزدی میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس مجموعہ کلام کو مقبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

راحت عزمی (حیدرآباد دکن)

سرکار پیغمبر ناز نین سے عقیدت کی انتہا عرفِ عام میں عشقِ رسولؐ اور اصطلاح قرآنی میں "مودت" کہلاتی ہے۔ کیونکہ "وُد" قلب کی گہرائیوں میں محفوظ اس تابناک جوہرِ محبت کو کہا جاتا ہے جس کے قریب "ریا" کا وہم گمان و قیاس خارج از امکان ہوتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مومن کا وجود ما سوا اللہ سے کٹ کر صاحب "لولاک لما خلقت الافلاک" کی تجلیات میں گم ہو جاتا ہے۔ یہی وہ سپردگی ہوتی ہے جو مومن کو "غلام پختہ کار" کا خطاب عطا کرتی ہے غلام پختہ کار کو ایک لفظ میں "ابرار" کہا جاتا ہے ابرار کرتپوری اسم بامسمّٰی ہیں۔ ان کا نعتیہ کلام سرکار نبی اطہرؐ کے کامل سپردگی کا مظہر ہے۔

میری دعا ہے کہ ان کی توفیقات میں ہر گھڑی اضافہ ہو اور اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ (آمین)